بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

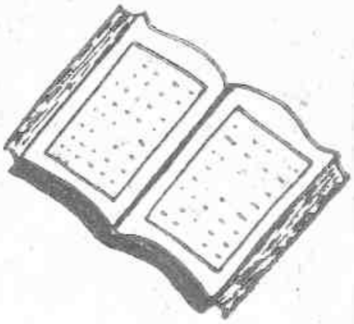

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

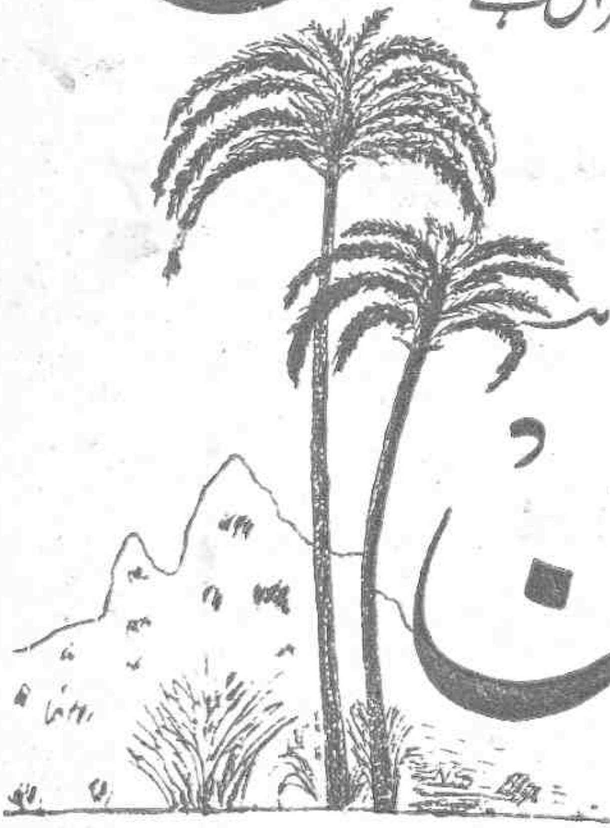

الفرقان

رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

نومبر ۱۹۶۵ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

جلد ۱۵ | ماہنامہ الفرقان ربوہ | رجب المرجب ۱۳۸۵ھ
شمارہ ۱۱ | | نومبر ۱۹۶۵ء

اَلْجِهَادُ ثُمَّ الْجِهَادُ

جہاد کی حقیقت، جہاد کی اقسام اور جہاد میں شرائط کامیابی!

حقیقتِ جہاد

جہاد کے معنے جد و جہد اور انتہائی کوشش کے ہیں۔ اسلام زندگی کا پیغام لیکر آیا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ دلوں کو زندگی بخشنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپؐ نے مُردہ قوم کو زندہ کیا، ان میں احساس کو بیدار کیا، اسلام لانے والوں میں زندگی کی ایسی لہر دوڑادی کہ وہ اقوام کے ہادی و رہنما بن گئے۔

اسلام زندگی اور جہاد کا پیغام ہے۔ یہ جہاد مسلسل اور پائیدار ہے۔ اس کے زاویئے اور محاذ تو بدل سکتے ہیں، اس کی نوعیت مختلف ہوسکتی ہے مگر اسلامی جہاد کبھی بند نہیں ہوسکتا۔ وہ بعثتِ نبوی سے لے کر قیامت تک جاری ہے اور جاری رہے گا کیونکہ اسلام جس روحانی انقلاب کا علمبردار ہے اس کے لئے عظیم جہاد کی ضرورت ہے۔

اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے۔ اس کی پرانی ادنیٰ عادات بدل کر اعلیٰ ہوجائیں، اس کے گندے اخلاق کی بجائے اسے اخلاقِ فاضلہ نصیب ہوں، اس کا تمدن درست ہوجائے، اس کے معاملات سلجھ جائیں، اسکی مالی قدریں حرص و آز سے مبرا ہوجائیں، وہ خود امن سے رہے اور دوسروں کو امن سے رہنے دے۔ سب کو آزادیٔ ضمیر حاصل ہو اور سب خدائے واحد کی مرضی کے آزادانہ تابع ہوں۔ کسی قسم کا جبر و اکراہ نہ ہو، کسی قسم کا ظلم و تعدی اور زیادتی نہ ہو۔ ایسے امن پسند انسان، ایسے خدا پرست انسان اور ایسے خدا نما انسان پیدا کرنا اسلام کا نصب العین ہے۔ ایسے پُرامن ماحول کے ترتیب دینے کے لئے اسلامی شریعت کا نزول ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مقصد مسلسل اور لازوال جہاد کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ نفس کی اصلاح بہت بڑا جہاد ہے۔ دوسروں کے عقائد و خیالات کو درست کرنے کے لئے ایک بڑے جہاد کی ضرورت ہے۔ اور اگر فتنہ ور طاقتیں اسلام کو مٹانے، مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے اور اسلامی پُرامن ماحول کو تہس نہس کرنے کے لئے برسرِ پیکار ہوجائیں

تو ان کا مقابلہ کرنا اور انہیں نیچا دکھانا بھی ایک خاص جہاد ہے۔ جہاد اکبر ہو یا جہاد کبیر ہو یا جہاد اصغر ہو بہرحال جہاد ہے اور مسلمان کا فرض ہے کہ ہمہ وقت مجاہدانہ زندگی بسر کرے۔

قرآن مجید میں جہاد اور قتال کا ذکر

قرآن پاک کا کیا لطیف اندازِ بیان ہے کہ اس نے شروع دن سے مکی زندگی کے آغاز سے مسلمانوں کو **جہاد** کی تلقین کی ہے۔ بے شک اس وقت اہلِ قتال اور لڑائی کی اجازت نہ تھی مگر جہاد کا حکم تھا مثلاً سورۃ الفرقان میں جو مکی سورۃ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان: ۵۲)

کہ کافروں سے **قرآن مجید کے ذریعہ** جہادِ کبیر کرتے رہو۔ سورۃ عنکبوت میں جو مکہ میں نازل ہوئی فرمایا وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (عنکبوت: ۶) کہ جو لوگ بھی کفار کی ایذا رسانیوں کو برداشت کرتے ہوئے اسلام پر ثابت قدم رہ کر جہاد کرتے ہیں اس کا فائدہ خود اُن کی جانوں کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو لوگوں سے بے نیاز ہے۔ پھر اسی سورۃ کے آخر میں فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (عنکبوت: ۶۹) کہ جو لوگ ہماری خاطر اور ہم تک پہنچنے کے لئے **جہاد** جاری رکھیں گے ہم انہیں اپنے راستوں کی ہمیشہ رہنمائی کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ ہے "

ان آیات سے واضح ہے کہ جہاد اسلام کے روزِ اوّل سے شروع ہے اور مکی زندگی میں بھی جاری رہا۔ اس کی **قتال** والی صورت تو اس وقت شروع ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے وطنِ مالوف چھوڑ کر ہجرت کرنے کے باوجود کفار نے مسلمانوں کو مٹانے کے لئے مدینہ پر حملہ کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ (الحج: ۳۹-۴۰)

کہ آج ان مسلمانوں کو دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جن سے خواہ مخواہ جنگ کی جا رہی ہے اور ان پر ظلم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اُن کی نصرت پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں صرف اسلئے اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کو ہی اپنا رب سمجھتے ہیں "

اسلام کے رُو سے قتال کی یہ صورت بھی جہاد میں شامل ہے اور بڑے اجر و ثواب کا موجب ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج کے آخر میں فرمایا ہے وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (حج: ۷۸) کہ راہِ خدا میں پوری طرح جہاد کرو۔

پس اسلامی جہاد بہت وسیع ہے اور ہر وقت

سیّدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کا انتخاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور عظیم پیشگوئی کا ظہور

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس کی حفاظت اور بقاء کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اس جماعت میں سلسلہ خلافت جاری رہے گا چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کے وصال کے بعد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ پہلے **خلیفہ** منتخب ہوئے۔ آپ کی وفات پر ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ دوسرے **خلیفہ** مقرر ہوئے۔ آپ کی رحلت پر ۸/۹ نومبر کی شب کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کی مقررہ مجلس انتخاب نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کو تیسرا **خلیفہ** منتخب کیا اور سب جماعت نے آپ کی بیعت کی۔

یہ انتخاب بظاہر انسانی ہے مگر درحقیقت خدائی انتخاب ہے اور **آسمانی تقدیر** کا ظہور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی ولادت پر اپنی وحی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو فرما دیا تھا "کفیٰ ھٰذا" (الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء) کہ اب آپ کے ہاں کوئی اور نرینہ بچہ پیدا نہ ہوگا لیکن پھر آپ کو ۱۹۰۳ء میں **پانچویں بیٹے** کی بشارت دی (مواہب الرحمٰن صـ۱۳۹) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کتاب مواہب الرحمٰن کے صـ۱۳۹ میں اس طرح یہ پیشگوئی لکھی ہے وَبَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ فِیْ حِیْنٍ مِّنَ الْاَحْیَانِ یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تھا۔ اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اسکے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر، الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ نَافِلَۃً مِّنْ عِنْدِیْ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۱۸)

پھر اکتوبر ۱۹۰۶ء کے الہامات میں ہے کہ:۔

(الف) "آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے فرمایا یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ (ب) اِنَّا نُبَشِّرُکَ

بخلاً مِ حلیم۔ (ج) ینزل منزل المبارک۔ (د) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"
(اخبار بدر ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء ۔ تذکرہ ص ۷۳۳)

ان الہامات میں اسی **نافلہ** یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **پوتے** کی بشارت ہے جس نے شبیہ **مبارک احمد** بننا تھا اور جس کے لئے مقدر تھا کہ وہ جماعت کی **قیادت** کو سنبھال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کیلئے ایک اور **عید کا دن لانے والا ہوگا۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جب حضرت میرزا محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر پہلا بچہ **نصیر احمد** پیدا ہوا تو حضور نے اسے نافلہ ٹھہرا دیکر **ابنِ خامس** قرار دیا مگر وہ بچہ بقضائے الٰہی جلد وفات پاگیا۔ اسکے بعد دوسرا بچہ ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو تولد ہوا۔ یہ فرزند موعود سیدنا حضرت میرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ کے **تیسرے خلیفہ** منتخب ہوئے ہیں حَفِظَهُ اللّٰهُ وَ اَیَّدَهٗ وَنَصَرَهٗ نَصْراً مُؤَزَّراً ۔ آمین

خاکسار نے ۱۹۳۰ء میں عشرہ کاملہ نامی کتاب کے جواب میں **تفہیمات ربانیہ** تصنیف کی تھی۔ معترض کا اعتراض تھا کہ شبیہ مبارک احمد کہاں ہے؟ میں نے اسوقت اسکا جو جواب شائع کیا تھا اور جس جواب کو سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی طباعت سے پہلے ملاحظہ فرمالیا تھا۔ اس میں لکھا ہے احباب توجہ سے ملاحظہ فرمائیں:-

"صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش پر جو الہام ہوا اس میں لکھا ہے اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَاُصِیْبُهٗ۔ کفیٰ هٰذا۔ (وحی ۱۳ر جون ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم ۳۰ر جون ۱۸۹۹ء و البشریٰ جلد ۲ ص ۵۵) پہلے فقرہ میں مبارک احمد کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے آتا ہوں اور اسی کی طرف جاؤنگا اور دوسرے فقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب نرینہ اولاد کافی ہوگئی ہے یعنی آئندہ کوئی لڑکا آپ کے گھر نہ ہوگا۔ گویا صاف کھل گیا کہ شبیہ مبارک احمد آپ کے صلب سے نہ ہوگا بلکہ وہ آپ کا **پوتا** ہوگا۔ اے منکرین! سنو اور گوشِ ہوش سے سنو کہ مبارک احمد کا قائم مقام اور شبیہ ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہونیوالا مولود مسعود ہے جس کا نام صاحبزادہ ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ ہے اور حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا فرزند ارجمند ہے۔ کیا کوئی ہے جو ایمان لائے؟" (تفہیمات ربانیہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء ص ۶۳۱ و طبع ثانی ۱۹۶۵ء ص ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خدائی تقدیر غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی اور آج تمام جماعت احمدیہ اپنے موجودہ امام کے ہاتھ پر جمع ہوکر کامل اتفاق سے خدمتِ اسلام میں آگے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قدرتِ ثانیہ کے اس تیسرے مظہر کو بھی عظیم ترین برکات کا موجب بنائے اور جماعت کو مخالفین کے ہر شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اَللّٰهُمَّ آمین یا ربّ العالمین ؛

خاکسار

ابو العطاء جالندھری
ایڈیٹر الفرقان

ربوہ
۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسمانِ روحانیت کا ضَوفشاں ماہتاب غروب ہو گیا

سیّدنا مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وصال

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض)

الٰہی نوشتوں اور آسمانی بشارتوں کے مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونیوالے ہمارے اولوالعزم امام، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر، فرزندگرامی ارجمند اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو زندگی بخشنے اور پاک وصاف کرنے والے مصلح موعود، حضرت فضلِ عمر سیّدنا میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پون صدی سے زیادہ کامیاب، بھرپور اور نہایت شاندار زندگی گزارنے اور نصف صدی سے زیادہ خلافتِ احمدیہ کا بارِ گراں اٹھانے کے بعد بانیلِ مرام مؤرخہ ۷/۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب اپنے خالق ومالک ارحم الراحمین خدا سے واصل ہو گئے۔ إنا للہ وإنا إليه راجعون۔ كُلّ مَن عليها فانٍ ويبقىٰ وجه ربّك ذو الجلال والإكرام۔

یہ عظیم سانحہ دنیائے اسلام کے لئے عموماً اور جماعتِ احمدیہ کے لئے خصوصاً ایک سخت زلزلہ کا رنگ رکھتا ہے۔ دنیا بھر کے احمدیوں کے دل اِس عظیم صدمہ سے پارہ پارہ ہیں۔

دل سوگوار ہیں اور آنکھیں اشکبار۔ ایسے محسن آقا، ایسے پیارے امام کا جدا ہو جانا جو دن رات اپنے مریدوں کے لئے گداز تھا اور ہر گھڑی ان کے لئے دعا گو تھا یقیناً ناقابلِ برداشت حادثہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق کے بغیر اس پر صبر کرنا ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے اور اس بہت بڑے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَعْلٰی دَرَجَاتِہٖ فِی الْجَنَّۃِ کے کارنامے، دینی اور ملکی خدمات، فیوض و برکات، احبابِ جماعت اور دوسرے لوگوں پر روحانی، علمی اور مادی احسانات اتنے زیادہ اور اتنے عظیم ہیں کہ ان پر مبسوط کتابیں لکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے زیرِ سایہ خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ آمین

الفرقان کا شمارہ نومبر طبع ہو چکا تھا کہ یہ سانحہ عظیمہ واقع ہوا۔ اس ضمیمہ کے ذریعہ تو ہم اپنے قارئین تک صرف یہ اطلاع ہی پہنچا رہے ہیں کہ آسمانِ روحانیت کا ایک عظیم اور درخشندہ ماہتاب نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے اور ہمارے امام ہمام رضی اللہ عنہ وارضاہ رحلت فرما گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو الفرقان کا اگلا شمارہ "حضرت فضلِ عمرؓ نمبر" ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیٹر)

جاری ہے۔ بعض اقسامِ جہاد ہر زمانہ میں بلاشرط جاری ہیں اور بعض اقسام مخصوص اوقات میں بعض شرائط کے پائے جانے پر فرض ہوتی ہیں۔ جہاد ہر حالی جاری و ساری ہے

جہاد کی اقسام

اقسامِ جہاد کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل اقتباسات بغور ملاحظہ فرمائیں۔ روزنامہ مشرق لاہور میں جناب مودودی صاحب لکھتے ہیں :-

(۱) "شریعت کی اصطلاح میں قتال اور جہاد دو الگ چیزیں ہیں۔ قتال اس جنگی کارروائی کو کہتے ہیں جو لڑنے والی فوجیں دشمن کی فوجوں کے خلاف کرتی ہیں۔ اور جہاد اس مجموعی جد و جہد کو کہتے ہیں جو پوری قوم مجموعی طور پر اس مقصد کی کامیابی کے لئے کرتی ہے جس کی خاطر جنگ برپا ہوئی۔"

(۲) "اوّلین ضرورت یہ ہے کہ ملک کی پوری آبادی اپنی انتہائی استطاعت کی حد تک مسلسل مالی جہاد کرتی رہے اور دفاعی مصارف کے لئے حکومت کے ذرائع و وسائل میں کمی نہ آنے دے۔"

(۳) "دوسرا ضروری کام یہ ہے کہ تمام ملک کی بالغ آبادی جلدی سے جلدی شہری دفاع کی تربیت حاصل کرے۔"

(۴) "تیسرا کام یہ ہے کہ پوری قوم میں روحِ جہاد کو تازہ اور زندہ رکھنے، اسکے عزم اور حوصلے کو بلند رکھنے اور اسکے ایمان کی طاقت کو مضبوط رکھنے کی کوشش برابر جاری رکھی جائے۔ ہمارے خطیبوں اور واعظوں کو، ہمارے ادیبوں اور شاعروں کو، اور ہمارے ہر اس شخص کو جسے اللہ نے زبان و قلم سے کام لینے کی صلاحیتوں سے نوازا ہے اس معاملہ میں اپنا فرض پوری طرح انجام دینا چاہیئے۔ یہ جہاد تلوار کے جہاد سے اپنی اہمیت میں کچھ کم نہیں ہے۔ اور اس کا اجر بھی انشاء اللہ اس سے کم ثابت نہ ہوگا۔" (روزنامہ مشرق ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

(۵) جناب مولوی زاہد الحسینی کہتے ہیں :-

"امام الانبیاء نے مجاہد کی مختلف قسمیں فرمائیں۔ فرمایا مَنْ جَاهَدَ بِسَيْفِهِ فَهُوَ مُجَاهِدٌ وَمَنْ جَاهَدَ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُجَاهِدٌ وَمَنْ جَاهَدَ بِقَلَمِهِ فَهُوَ مُجَاهِدٌ (او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہو سکتا ہے الفاظ میں ہیر پھیر ہو جائے۔ مجھے الفاظ ٹھیک یاد نہیں، مفہوم یہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس نے اپنی تلوار کے ساتھ دینِ قیم کی سربلندی کے لئے جہاد کیا وہ بھی مجاہد ہے۔ جس نے

اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مجاہد ہے۔ جس نے اپنے قلم کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مجاہد ہے۔ مجاہدوں کی مختلف قسمیں ہیں یہ بھی جہاد ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ آج کا دور جس دور میں کہ ہم جا رہے ہیں یہ جہاد بالقلم کا دور ہے۔ آج قلم کا فتنہ بڑا پھیل گیا ہے ..... آج قلم کے ساتھ جہاد کرنیوالا سب سے بڑا مجاہد ہے۔" (ماہنامہ خدام الدین لاہور یکم اکتوبر ۶۵ء)

(۶) جناب سید ابوبکر صاحب غزنوی ایم۔ اے کا بیان ہفت روزہ توحید لاہور میں درج ہے کہ:۔

"یہ سمجھنا فاش غلطی ہے کہ جہاد کا مفہوم محض قتال یا لڑائی ہے۔ قرآن نے یہ لفظ بڑے وسیع مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ جہاد کا لغوی معنی کوشش کرنا ہے اور شرعی اعتبار سے ہر وہ کوشش جو ذاتی اغراض اور نفسانی خواہشات کی جگہ حق و صداقت کی راہ میں کی جائے جہاد سے تعبیر کی جاتی ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں اپنی راہیں سجھا دیتے ہیں۔ شریعت کی بولی میں ہر وہ مصیبت اور تکلیف جو حق و صداقت کے لئے برداشت کی جائے جہاد ہے۔ سورۂ فرقان میں ہے فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا یعنی کافروں کے خلاف سخت جہاد کرو۔

مفسرین کا اتفاق ہے کہ سورۂ فرقان مکی ہے اور قتال کا حکم ہجرت مدینہ کے بعد ہوا پھر یہ کونسا جہاد ہے جس کا مکی زندگی میں حکم دیا جا رہا ہے؟ یہ جہاد یقیناً اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تمام مشقتیں اور کلفتیں جھیل لینے کا جہاد تھا۔ پس وہ مصیبتیں اور کلفتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے ساتھیوں نے اللہ کی خاطر برداشت کیں خدا انہیں جہادِ کبیر سے تعبیر کرتا ہے۔"

(۷) "اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ مجاہد جو ملک و ملت کی خاطر محاذوں پر سینہ سپر ہیں جو اپنی جانیں ہتھیلیوں پہ رکھ کر دشمن کے مقابل ڈٹے ہوئے ہیں ان کا مقام بہت ہی اونچا ہے۔ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا لیکن یاد رکھیئے کہ جنگ محض جہاد بدنی سے جاری نہیں رہ سکتی ہے۔ ذرا ایک لمحے کے لئے سوچئے کہ اگر ہم ان سرفروش مجاہدوں کیلئے ضروریات زندگی فراہم نہ کر سکیں تو ہم جنگ کیسے جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ آلات جنگ، یہ جنگی ساز و سامان، یہ بچاس میل لمبے محاذ پر

ہزاروں مجاہدوں کے مصارف کروڑوں کی
رقم ہر روز صرف ہوتی ہے۔ پس آج اَعِدُّوْا
لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ پر عمل کرنے کے لئے
اربہا کھربہا روپوں کی ضرورت ہے۔"

(۸) "قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد کے مفہوم
کی وسعتیں ملاحظہ کیجئے۔ فرمایا جَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ اپنے مال سے
جہاد کرو اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔
دوسری جگہ فرمایا لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ لیکن رسول اکرمؐ نے اور جو
ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے
مالوں سے جہاد کیا اور اپنی جانوں سے جہاد
کیا۔ پھر ابوداؤد، نسائی اور دارمی کی
اس حدیث کی روشنی میں بات اور بھی واضح
ہو جاتی ہے جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ
مشرکوں کے خلاف جہاد کرو اپنے مال سے
اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔
پس ہر وہ شخص جو باطل کے خلاف اور
حق کی حمایت میں مال صرف کرتا ہے مجاہد ہے
اور ہر وہ شخص جس کی زبان اور قلم
باطل کے خلاف نبرد آزما ہے
مجاہد ہے۔"

(۹) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اپنی زبانوں سے بھی جہاد کرو۔ علماء کا
فرض ہے کہ وہ لوگوں پر واضح کریں کہ اس
وقت کتاب و سنت کی روشنی میں ان پر
کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ علماء کا فرض
ہے کہ وہ قوم کو سمجھائیں کہ جہاد کی حقیقت
کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہؓ کا طرز عمل جنگ میں کیا ہوتا تھا
ہر وہ عالم جو اخلاص نیت کے ساتھ یہ کام
سرانجام دے رہا ہے مجاہد ہے اور جہاد
لسانی میں مصروف ہے۔"

(توحید ۲۴ ستمبر ۶۵ء)

ان اقتباسات سے عیاں ہے کہ جانی و مالی جہاد
کے علاوہ زبانی اور قلمی جہاد کی بھی بہت اہمیت ہے۔
ایک شاعر نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے ؎

ہندوستان سے برسرِ پیکار ہو گیا
میرا قلم بھی جنگ میں تلوار ہو گیا

(چٹان ۸ نومبر ۶۵ء)

جہاد میں کامیابی کے شرائط

اسلامی جہاد محض اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت
ہوتا ہے اس میں اصل مؤثر چیز وہ **ایمان و یقین**
ہوتا ہے جو مجاہدین کو اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی
قدرتوں اور اس کی تائید و نصرت پر ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ

(انفال: ۶۰) کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے اپنی پوری طاقت سے تیاری کرو۔ اپنے گھوڑوں اور سامانوں کو بھی پوری طرح تیار کرو۔ مگر ساتھ ہی فرمایا كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ (بقرہ: ۲۴۹) کہ کئی مرتبہ چھوٹی جماعت اللہ تعالیٰ کے اذن سے بڑے بڑے جتھوں پر غالب آجاتی ہے۔ پس اسلامی جہاد میں تعداد اور اسلحہ پر اصل مدار نہیں۔ یہ ضروری ضرور ہیں مگر ان پر توکل نہیں ہوتا۔ توکل صرف خدائے قادرِ مطلق پر ہوتا ہے۔ لہٰذا جاننا چاہیئے کہ مسلمان مجاہدین کی کامیابی کا اصل راز ان کا ایمان اور ان کا توکل ہے۔

اسلامی شریعت میں اخلاق اور روحانیت کو ہر مادی چیز پر فوقیت حاصل ہے۔ اسلام نے جنگ کے لئے بھی محکم ضابطہ مقرر فرمایا ہے مثلاً اللہ و رسول کے ارشادات ہیں کہ (۱) جنگ کی ابتداء کفار کی طرف سے ہوتی ہے یعنی مسلمان لڑائی شروع کرنے میں پہل نہیں کرتے (۲) لڑائی کے موقعہ پر بچوں، عورتوں، بوڑھوں وغیرہم کو قتل نہ کیا جائے۔ (۳) آبادی کو برباد اور کھیتوں کو ویران نہ کیا جائے۔ (۴) راہبوں اور مذہبی لوگوں یعنی اُن تمام لوگوں سے جو جنگ نہیں کر رہے تعرض نہ کیا جائے صرف جنگجو افراد سے واسطہ رکھا جائے۔ (۵) جب دشمن صلح کے لئے مائل ہوں تو صلح کر لی جائے وغیرہ وغیرہ۔ اب مجاہدین کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے مقررہ حدود سے تجاوز نہ کریں۔ کوئی خلافِ اخلاق بات نہ کریں۔ کسی قسم کی زیادتی نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ (بقرہ: ۱۹۰) کہ تم راہِ خدا میں صرف اُن سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ زیادتی نہ کرو، اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔"

جب مسلمان صحیح طور پر ایمان کی بناء پر جنگ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں ضرور غالب کرے گا۔ فرمایا:-

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ (آل عمران: ۱۳۹)

کہ تم عملی کمزوری نہ دکھاؤ، دلی غم نہ کرو۔ اگر تم مومن ہو تو یقین رکھو کہ ضرور تم ہی غالب آؤ گے۔"

دوسری جگہ فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (المائدہ: ۳۵)

کہ اے ایماندارو! خدا کا تقویٰ اختیار کرو، ہر عمل میں قربِ خداوندی تمہارا مقصود ہو اور اللہ کی راہ

میں جہاد کرتے جاؤ تا تم کامیاب ہو جاؤ۔"
پس کامیابی کے لئے یقین، تقویٰ اور تمنائے قرب الٰہی بنیادی امور ہیں۔

ایک تیسرے موقعہ پر فرمایا:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝

(الانفال ۴۵-۴۷)

اے مومنو! جب تمہاری کسی دشمن گروہ سے مٹھ بھیڑ ہو تو **ثابت قدم** رہو اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو۔ تا تم کامیاب رہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی **اطاعت** کرو۔ باہمی جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور و بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ تم **صبر و استقامت** سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو اپنے شہروں سے متکبرانہ نکلے تھے اور لوگوں کو دکھاوا ان کا مقصد تھا۔ وہ دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا احاطہ کرنے والا ہے۔"

ان تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے جہاد میں کامیابی کے تمام بنیادی گُر بیان فرما دیئے ہیں۔ ان کی پابندی کرنے والے مجاہدین ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔ انہیں نہ صرف دنیا میں کامیابی اور کامرانی حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھی مقرب بندے بنتے ہیں۔ ایسے ہی مجاہدین اگر زندہ رہیں تو غازی ہیں اور اگر راہِ خدا میں قتل کئے جائیں تو شہید ہیں۔ رضی اللہ عنھم و ارضاھم۔ یہ بنیادی گُر حسب ذیل ہیں:-

اوّل۔ ثابت قدمی اختیار کی جائے۔ یعنی اسلامی اخلاق اور قوانین کی پابندی کو لازمی سمجھا جائے اور کسی حالت میں دشمن کے مقابلہ میں کمزوری نہ دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنگ کا آغاز مومن نہیں کرتا، اسے تو دشمن جنگ پر مجبور کرتا ہے۔ مگر جب جنگ شروع ہو جائے تو مومن کے لئے جائز نہیں ہوتا کہ وہ دشمن کو پیٹھ دکھائے اور میدان چھوڑ دے۔ اب یا اسے فتح حاصل کرنی چاہیئے یا جامِ شہادت نوش کرنا چاہیئے۔

دشمن کے سامنے سے شکست کھا کر بھاگ جانا اسلامی شریعت میں ہرگز جائز نہیں۔

دوم۔ کثرت سے ذکر الٰہی کرنا۔ اس ذکر سے دلوں میں **تقویت** پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت مومنوں کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ یہ ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی ہوتا ہے۔ اس ذکر کا لازمی نتیجہ ہے کہ مجاہد ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام کو مدنظر رکھتا ہے۔

سوم۔ اطاعت خدا اور رسولؐ۔ جہاد میں کامیابی کے حصول کے لئے شوق اور خوشدلی سے اوامر الٰہی کی اطاعت اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی ایک بنیادی اصل ہے۔ اس میں یہ بھی تلقین ہے کہ دشمنوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

چہارم۔ باہمی اتحاد۔ اللہ تعالیٰ کا حکم وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا۔ جہاد و قتال میں خصوصیت سے اساسی ارشاد ہے۔ کیونکہ جنگ کے وقت تنازع اور جھگڑا مجاہدین کی صفوں میں شدید انتشار پیدا کر دیتا ہے اور سارا کیا کرایا معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف: ۴) کہ اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اسکی راہ میں اس طرح مل کر اور اتفاق و اتحاد سے جنگ کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں"۔ یہ آیت مومنوں کے اتحادِ تام کی بہترین مثال بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے باہمی اتحاد کا حکم دیتے ہوئے واضح فرما دیا ہے کہ اگر تم نے اس میں کوتاہی کی تو تمہاری ساری شجاعت و دلیری خاک میں مل جائیگی اسلئے اپنی صفوں میں کسی قسم کا رخنہ پیدا نہ ہونے دو۔ اس بے اتفاقی سے تمہاری ساکھ اُکھڑ جائیگی اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ قوموں کا غلبہ درحقیقت رعب سے ہی ہوتا ہے۔ جس قوم کا رعب زائل ہو جائے اس کی تعداد خواہ کتنی ہو وہ کبھی اپنے دشمنوں پر غالب نہیں آ سکتی۔

پنجم۔ پانچواں حکم صبر و استقلال کا دیا گیا ہے۔ جنگ لمبے استقلال کو چاہتی ہے۔ اس میں کئی قسم کے نشیب و فراز آتے ہیں گھبراہٹ کا شکار ہو جانے والا سپاہی یا گھبرا جانے والی فوج کبھی **آخری کامیابی** کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ کامیابی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ فوج کے تمام سپاہی پورے صبر و حوصلہ سے کام لیں۔

ششم۔ تواضع اور خاکساری۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو بڑے لطیف پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا تمہارے مخالف ایسا کرتے ہیں تم نے ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ تمہاری فتح اور تمہارا غلبہ تمہاری اپنی طاقت اور تمہارے اپنے زور سے نہیں ہے بلکہ محض خدا کے فضل سے ہے۔ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہے۔ یہ تواضع ہی تمہاری کامیابی کی **کلید** ہے اسے لازم پکڑو۔

اِن اصولوں کی پابندی کرنے سے ہی ہمیشہ مسلمان فاتح رہے ہیں، خدا کرے کہ اِس دَور میں بھی ایسا ہی ہو۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین +

تفسیر القرآن المجید

ہمارے نزدیک قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں

ایک پادری صاحب کا خط اور اس کا جواب

الفرقان کے شمارہ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں ہم نے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ :-

"قرآن مجید کا ہر حکم محکم ہے۔ اسکے
نسخ کا سوال ہی نہیں۔ ہمارے نزدیک
قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے
اور نہ کبھی ہوگی" (صـ۱۳)

اس پر فیروز والہ کے پادری الیاس صاحب نے ذیل کا خط تحریر فرمایا ہے :-

"مکرمی جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری سلام۔ آپ کے دیرینہ اعلان کے باعث کہ آپ عیسائیوں کے ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ یہ چٹھی ارسال کی جاتی ہے۔

الفرقان اکتوبر ۱۹۶۵ء صـ۱۳ کالم ۱ کی عبارت ذیل پر آپ کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے "قرآن مجید کا ہر حکم محکم ہے۔ اس کے نسخ کا سوال ہی نہیں۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور نہ کبھی ہوگی"

اسلئے براہ کرم ذیل کی آیات کے بارے میں جواب دیا جائے جو الفرقان نومبر ۱۹۶۵ء میں درج ہو۔ کہ واقعی یہ آیات محکم ہیں اور کبھی منسوخ نہ ہونگی؟

۱۔ سورۃ بقرہ ۵۹/۸ کوئی ہو خواہ ایماندار یا یہودی یا نصرانی یا صابی جو اللہ اور روز جزا کا یقین کرے اور اعمال نیک بجا لائے اُن کا اجر اُن کے رب کے یہاں موجود ہے اور انہیں نہ خوف ہوگا نہ ملال۔

۲۔ مائدہ ۶۹/۲ البتہ جو ایماندار ہیں اور جو یہودی ہیں اور جو صابی ہیں اور نصاریٰ ہیں اور جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک کام کرے تو نہ ان کو خوف ہو نہ وہ غم کھائیں گے۔

۳۔ مائدہ ۶۸/۱ کہہ اے اہلِ کتاب تم کچھ راہ پر نہیں جب تک توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے اُترا ہے اس پر قائم نہ ہو لیکن جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے وہ بے شک اُن میں سے بہتوں کو نافرمانی اور کفر میں زیادہ کردیگا۔ پس تو کافروں کی قوم پر غم مت کھا۔

۴۔ نساء ۱۳۶/۲۰ اے ایماندارو اللہ اور اسکے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری ہے ایمان لاؤ۔ اور جس نے اللہ اور فرشتوں کا اور روزِ آخرت کا انکار کیا سو دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

۵۔ شوریٰ ۱۵/۲ پس اسی طرح پکار اور جیسا تجھے حکم ہوا قائم رہ

ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور کہہ میں اس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۶۔ قصص ۹/۸۵ وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے تجھ کو پہلی جگہ میں پھیر لانے والا ہے۔ کہدے میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لیکر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں پڑا ہے۔

مزید عرض ہے کہ جواب ضرور دیا جائے۔"

الجواب:۔ جواباً گذارش ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ جن چھ آیات کا ترجمہ پادری صاحب نے کسی جگہ سے اپنی مرضی کے مطابق ناقص طور پر نقل کیا ہے وہ آیات بھی قائم و دائم ہیں، ہرگز منسوخ نہیں ہیں اور نہ کبھی منسوخ ہو سکتی ہیں۔ ان آیات میں تو اللہ تعالیٰ نے ابدی حقائق بیان فرمائے ہیں جنکی منسوخیت کا کبھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آیت ۱ و ۲ میں سچے ایمانداروں اور اعمال صالحہ بجا لانیوالے لوگوں کیلئے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی بشارت دی گئی ہے اس مقام طمانینت کو حاصل کرنے کا راستہ سب کے لئے کھلا ہے۔ عیسائی، یہودی اور صابی سب ہی اسلام کے بتائے ہوئے طریق عمل پر عمل صالح بجا کر اس مقام کو حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ اسلام قومی یا ملکی مذہب نہیں بلکہ ساری قوموں، سارے ملکوں اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔ ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر میں سب ایمانیات داخل ہیں۔ کیونکہ فرشتوں، رسولوں اور کتابوں پر ایمان درحقیقت ایمان باللہ ہی ہے، ان پر ایمان لائے بغیر ایمان باللہ کا دعویٰ بے معنی ہے۔ فرشتوں پر اسی لئے ایمان لایا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ رسولوں کا ماننا اسی لئے فرض ہے کہ وہ احکام خداوندی سناتے ہیں اور ہمارے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور کتابیں تو ہے ہی مجموعہ کلام الٰہی کا نام۔ پس درحقیقت ایمان کے دو ہی بنیادی محور ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان (۲) قیامت پر ایمان۔ باقی ایمانی امور تو ان میں ہی شامل ہیں لہذا ان کا علیحدہ ذکر اس جگہ نہیں فرمایا۔ یہ موقعہ اجمال اور اختصار کا تھا۔ تفصیل کے موقعہ پر سب ایمانیات کا نام بنام ذکر موجود ہے۔

آیت ۳ میں خاص طور پر اہل کتاب کو اپنی مسلّم کتابوں کی پیشگوئیوں پر ایمان لا کر قرآن مجید کے ماننے کا ارشاد ہے اور جملہ احکام کی اطاعت کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یہ بات پوری ہوئی کہ "جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے وہ بے شک اُن میں سے بہتوں کو نافرمانی اور کفر میں زیادہ کر دیگا"

آیت ۴ و ۵ میں بیشک پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا بھی ذکر ہے اور ہر مسلمان قرآن مجید کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ان سب پر بھی ایمان لاتا ہے۔ جو تعلیم قرآن مجید کے مطابق ہے وہ محفوظ ہے جو مخالف ہے وہ یہود و نصاریٰ کی تحریف ہے۔

آیت ۶ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو خوشخبری دی ہے کہ آپؐ کو اگرچہ مکہ معظمہ سے نکالا جائیگا مگر آپؐ آخرکار کامیاب و کامران مکہ معظمہ میں واپس آئینگے۔ معاد سے مراد قیامت اور حشر بھی ہو سکتا ہے۔ آیت میں آپؐ کو توجہ دلائی گئی ہے کہ قرآن مجید کے پیغام کو پورے عزم سے اکناف عالم میں پھیلایا جائے۔

درس الحدیث

قومی اتحاد کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چند بنیادی ہدایات

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا (البخاری)

ترجمہ: [1] تم **بدظنی** سے پورے طور پر بچو۔ بدظنی بدترین **جھوٹ** کی بنیاد ہے [2] نہ خود دوسروں کے عیب تلاش کرو اور [3] نہ کسی کو دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے لئے **جاسوس** مقرر کرو۔ [4] ایک دوسرے کے سودے پر قیمتیں نہ بڑھایا کرو۔ [5] ایک دوسرے پر ہرگز **حسد** نہ کرو۔ [6] باہم **بغض** و عداوت نہ رکھو۔ [7] ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر **قطع تعلق** نہ کیا کرو [8] ہمیشہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔"

تشریح: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں جماعتی وحدت کی حفاظت کے لئے **آٹھ** باتیں بیان ہوئی ہیں۔ **اوّل** آپ نے مسلمانوں پر **بدظنی** سے منع فرمایا ہے اور اسکی وجہ یہ بتائی کہ بدظنی کرنیوالا اس کی بنا پر بدترین جھوٹ کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ خواہ مخواہ اپنے بھائی پر بُرا گمان کرتا ہے اور دل میں اس کے متعلق بُرے خیال قائم کر لیتا ہے اور پھر اس کے خلاف اس کی زبان پر ایسی باتیں آتی رہتی ہیں جو سراسر جھوٹ ہوتی ہیں۔ **دوم** دوسرا ارشادِ نبویؐ یہ ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے عیب تلاش نہ کرو۔ عیب تلاش کرنے والا بات کا بتنگڑ بنا دیتا ہے اور بُرے کوّوں کی قطار بن جاتی ہے اور فتنہ پیدا ہو جاتا ہے اور خود اسکی نیکی کی قوتِ عملیہ مفلوج ہو جاتی ہے۔ **سوم** تیسرا حکم یہ ہے کہ کسی مومن بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو اؤ۔ اس سے بھی دلوں میں مَیل پیدا ہوتی ہے۔ ایسی جاسوسی پر مقرر افراد خود بھی تباہ ہو جاتے ہیں اور دوسروں کی بربادی کے بھی درپے رہتے ہیں۔ **چہارم** چوتھا حکم یہ دیا کہ اگر کوئی بھائی سودا کر رہا ہے تو تم خواہ مخواہ آگے بڑھ کر قیمت بڑھا کر اس کا سودا خراب نہ کرو۔ **پنجم** پانچویں بات یہ ہے کہ اپنے صاحب نعمت بھائی کے **زوال** کی خواہش نہ کرو۔ حسد انسان کی نیکیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ **ششم** دل میں کسی کی دشمنی یا نفرت رکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ **ہفتم** اپنے مسلمان بھائیوں سے اتنی ناراضگی کرنا کہ ان سے منہ پھیر لیں یہ بھی اسلامی تعلیم کے سراسر منافی ہے۔ **ہشتم** آخری ارشاد کونوا عباد اللّٰہ إخوانًا میں تو گویا اسلام کا خلاصہ ہی بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر رہو اور باہمی اخوت کو قائم رکھو۔ ان آٹھ باتوں پر عمل کرنے سے مسلمانوں میں اتحاد اور اخوت بڑھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین +

کلماتِ طیبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے نہایت جانفشانی اور دردمندانہ دعاؤں سے جو جماعت قائم کی اور جنہیں زمین کا نمک قرار دیکر اور اسلام کی اکنافِ عالم میں اشاعت کی اہم ترین ذمہ داری سونپ کر آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ان میں باہم اخوت اور مودّت پیدا کرنے قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے آپ نے ہدایت فرمائی کہ:-

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

(کشتی نوح)

شذرات

۱- پاکستان کی جنگ مقدس جہاد ہے

مملکتِ عربیہ سعودیہ سے آمدہ ایک رپورٹ ہے کہ:-

"ریاض (حجاز) میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا جس میں مفتی اکبر نے پاکستان کی حمایت میں زبردست تقریر کی اور کہا کہ پاکستان کی جنگ ایک مقدس جہاد ہے اور اس میں ہر مسلمان کو حصہ لینا ضروری ہے۔" (المنبر لائلپور ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

الفرقان - اِس فتویٰ کی رُو سے مسلمانانِ عالم کا فرض ہے کہ اس مقدس جہاد میں ہر طرح سے حصہ لیں۔

۲- وقتِ امن کا سب سے بڑا جہاد

فاضل مدیر روزنامہ عوام لائلپور ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں لکھتے ہیں:-

"جنگ اور جنگ کی فضا کا خاتمہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے مگر پاکستان کے عوام کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ملک سے غلّے کی سمگلنگ کو روکنا اس وقت امن کا سب سے بڑا جہاد ہوگا۔ غلہ اور چینی وغیرہ سمگل کر کے اغراض پرست لوگ دشمن کو مضبوط کرتے ہیں اور دشمن ہمارے انہی دیہات کے عوام کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے جہاں سے اسے کسی طریقے سے غلہ ملتا رہا ہے۔ اس کا ثبوت آج پاکستان کے مشرقی اور مغربی حصوں میں سرحدی دیہات کے قصبوں سے ملتا ہے۔"

الفرقان - اسی قسم کی کارروائی کرنے والوں کو اللہ جل شانہٗ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ کہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ پھینکو۔

۳- دینی درسگاہیں ویران ہوگئیں

فاضل مدیر ہفت روزہ توحید لاہور لکھتے ہیں:-

"وائے بدبختی ہماری دینی درسگاہیں بھی صِبْغَةَ اللّٰه سے خالی ہوگئیں۔ تفسیر اور حدیث پڑھاتے ہوئے اساتذہ صرف اور نحو پر بڑا زور صرف کرتے ہیں لیکن للّٰہیت سے جو مقصود بالذات تھی اساتذہ بھی غافل اور طلبہ بھی غافل۔ حماسہ کا درس ہو یا حدیث رسول اللہؐ کا درس، دونوں کی روحانی کیفیت یکساں ہوگئی۔ آہ! ہماری دینی درسگاہیں ویران

ہوگئیں۔ یوں تو رونق بہت ہے،
افراد کی کمی نہیں، للّٰہیت ویران ہوئی
صِبْغَةَ اللّٰه پھیکا پڑ گیا"
(ہفت روزہ توحید ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء ص۳)

الفرقان۔ دینی درسگاہوں کا اصلی اور واقعی مقصد للّٰہیت کا پیدا کرنا ہی ہے۔ جب یہ روح ہی نہ رہی تو بے جان ڈھانچوں سے کیا فائدہ؟

۴۔ انسان کا مریخ پر اُترنا انتہائی دشوار ہے

پہلے دعویٰ کیا گیا تھا کہ انسان مریخ پر اُترنے ہی والا ہے اب رنگیا (روس) کی خبر ہے کہ:۔

"روس کے ماہرین فلکیات کا خیال
ہے کہ مریخ پر انسان کا اتارنا فنی لحاظ
سے مشکل اور پیچیدہ ہے۔ یہ بات روسی
ماہرین نے سٹرن برگ فلکی رصدگاہ میں نصب
انتہائی طاقتور آلات کے ذریعے کئے
جانے والے مشاہدات کے بعد کہی ہے۔
روسی ماہرین کے مطابق مریخ پر زمین کی
نسبت فضائی دباؤ ننانوے فیصد کم ہے
جبکہ پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ دباؤ کی یہ
کمی صرف دس درجے ہے نئی تحقیقات
کے مطابق مریخ کرۂ ہوا میں صرف کاربن
ڈائی اکسائیڈ ہے جبکہ اس سے پہلے یہ
خیال کیا جاتا رہا ہے کہ کرۂ ہوا مختلف
گیسوں کے مجموعے پر مشتمل ہے"۔ (نوائے وقت ۵/۱۰/۶۵ء)

الفرقان۔ قرآن مجید کا اعلان ہے قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (سورہ اعراف) کہ انسانوں کا مستقل ٹھکانا یہی کرۂ ارض ہے۔ تجربات کے بعد قرآنی صداقتوں کا اٹل ہونا ثابت ہو کر رہے گا۔

۵۔ احمدیوں کی فراخ دلی کی دلیل

جناب مدیر صاحب رسالہ جد و جہد لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

"شیعوں کے مقابلے میں احمدیہ فرقہ
کے لوگ **ہزار درجہ بہتر** ہیں جو ہر قابل
اعتراض بات کا جواب علمی رنگ میں
بڑے **ادب و احترام** کے ساتھ
پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے مخالفین کی
بدترین کتاب کی ضبطی کا کبھی ارادہ تک
نہیں کرتے جو **اُن کی فراخ دلی کی دلیل**
ہے" (رسالہ جد و جہد اکتوبر ۱۹۶۵ء ص۹)

الفرقان۔ یہ بات ہم نے نہیں کہی مگر جن لوگوں کو معاملہ پڑتا ہے وہ اظہارِ حقیقت سے رک نہیں سکتے۔

۶۔ تحریک آزادی کشمیر کی باگ ڈور

احراری رسالہ "تبصرہ" لاہور کے مدیر نے لکھا ہے کہ:۔

"کشمیر کمیٹی کی بنیاد ۱۹۳۱ء میں چند
اعتدال پسند لوگوں نے رکھی تھی میاں
سر محمد شفیع، سر فضل حسین، میاں امیر الدین
اور شاعر مشرق ڈاکٹر **سر محمد اقبال**

کے ساتھ قادیان کے خلیفہ بشیر الدین محمود بھی اس ادارہ میں شامل تھے۔ اس کمیٹی کے انتخاب میں مرزا بشیر الدین محمود کو صدر اور عبد الرحیم درد (مرزائی) کو سیکرٹری منتخب کیا گیا تھا۔

مجلس احرار کی عمر اُن دنوں تین برس سے بھی کم تھی لیکن جماعت کے سرپرست حضرت امیر شریعت اور چوہدری افضل حق اپنی بالغ نظری اور سیاسی بصیرت کی روشنی میں اس مسئلہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

حضرت امیر شریعت "ڈاکٹر اقبال کو مرشد اور ڈاکٹر اقبال حضرت شاہ صاحب کو پیر جی کہا کرتے تھے کشمیر کمیٹی کے سلسلہ میں ان دونوں کے درمیان چوہدری افضل حق کی معیت میں کئی ملاقاتیں ہوئیں اور طے پایا کہ بشیر الدین محمود اور عبد الرحیم درد کو اگر ان کی موجودہ ذمہ داری سے نہ ہٹایا گیا تو کشمیر کے ۳۲ لاکھ مظلوم مسلمان کفر و ارتداد کا شکار ہو جائیں گے (۱۹۳۲ء میں کشمیر کی مردم شماری اس قدر تھی) لہذا بہتر ہے کہ تحریک آزادی کشمیر کی باگ ڈور مجلس احرار کے سپرد کر دی جائے۔"

(ماہنامہ تبصرہ لاہور اکتوبر ۱۹۶۵ء صلا)

الفرقان:- ہم نے اس اقتباس کو محض تاریخ کی حفاظت کے نقطۂ نظر سے درج کیا ہے **کشمیر کمیٹی** کے آزادی کشمیر کے کامیاب پروگرام میں رخنہ محض ذاتیات اور بغض و عناد کا شاخسانہ تھا۔ افسوس صد افسوس۔

۷۔ کیا مسیح کو انسان کہنا "احمق پن" ہے؟

مسیحی مدیر اخوت اپنے دوسرے مسیحی بھائیوں کو یوں خطاب فرماتے ہیں:-

"یہواہ وٹنس والے (عیسائیوں کا موحد فرقہ) مسیح کو خدا نہیں مانتے بلکہ اسے انسان یا ایک لائق بیٹا سمجھ کر اپنی نجات کا بانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب صاف ہے۔ اگر مسیح انسان ہوتا تو یقیناً وہ بھی انسان کی طرح موروثی گناہ گار ہوتا اور جب اس پر خود گناہ کا بوجھ لدا ہوتا تو وہ دوسروں کا بار گناہ کس طرح اپنے اوپر اٹھا سکتا تھا اور کیونکر نجات کا بانی ہو سکتا تھا؟ کیا مسیح کی مبارک زبان سے یہ الفاظ کہے ہوئے یاد نہیں کہ "تم میں سے کون ہے جو مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے؟" وہ تو گناہ سے بری ایک شخصیت تھی جو ہمارے گناہ کا بوجھ اٹھا کر خود قربان ہو گیا پس قربانی کے بعد اب اسے انسان کہنا احمق پن نہیں ہے تو اور کیا ہے؟" (اخوت اکتوبر ۱۹۶۵ء ص۵)

الفرقان ۔گناہ کو موروثی کہنے والے عیسائی خدا تعالیٰ کے اس قول پر غور فرمائیں "۔وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مرے گی ۔بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائیگا" (حزقیل $\frac{۱۸}{۲۰}$) پھر اگر حضرت مسیح دیگر انبیاء کی طرح معصوم تھے تو انہیں انسان کہنے میں "احمق ہیں" کیوں ہے؟ کیا حضرت یوحنا باوجودیکہ وہ معصوم تھے اور "ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر گئے تھے انسان نہ تھے؟ (لوقا $\frac{۱}{۱۵}$)

۴ ۔ایک انقلاب آفرین شخصیت کی ضرورت؟

مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر لکھتے ہیں :-

"ہم بشمول عوام، علماء، حکام و حکمران جن ایمانی اور اخلاقی بیماریوں کا شکار ہیں وہ بہت پرانی ہیں، مزمن ہیں، ان کے اسباب انتہائی گہرے ہیں اور ان کی جڑیں مستحکم ہو چکی ہیں ۔ان سے نجات پانے اور ایمان و یقین کی صحت حاصل کرنے کے لئے ایسی مؤثر شخصیتوں کی ضرورت ہے جن کا علم، جن کا عمل، جن کے اخلاق، جن کا طرز عمل اور جن کی زندگیوں کا ظاہری اور باطنی رُخ انقلاب ہو، شخصیت و سیرت ساز ہو اور اس میں اتنی کشش ہو جتنی کشش مقناطیس میں ہوتی ہے کہ لوہا اس کی جانب کھچا چلا آتا ہے ۔ایسی شخصیتیں کہاں ہیں؟ کتنی تعداد میں ہیں؟ ان کا التفات اور انعطاف توجہ اس اہم مسئلے کی جانب ہے یا نہیں کہ مسلم ممالک کے حکمرانوں کو بھی اپنا مرکز توجہ بنایا جائے ...... یہ اور اس قسم کے سوالات کا جواب بے حد دشوار ہے اور ہم اپنی درماندگی کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس جواب کی صلاحیت نہیں رکھتے"

(المنبر لائلپور ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲)

الفرقان ۔اس سوال کا جواب اگر انسان نہیں دے سکتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں کہ وہ اسے حل فرمائے کیونکہ اس کا وعدہ ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔کہ ہم ہی اسلام کے محافظ و نگران ہیں +

بسلسلہ تحریک

مبلغ تیس روپے بھجوا دیں

ماہنامہ الفرقان کی خریداری کیلئے پانچ سال کا چندہ -/۳۰ روپے پیشگی بھجوانے والے احباب کے نام بھی تحریک دعا کے لئے ریکارڈ کر لیئے جائیں گے ۔رسالہ بھی پانچ سال تک باقاعدہ انہیں ملتا رہے گا اور وہ رسالہ کے معاونین میں شمار ہونگے اسلئے جلد تر مینیجر الفرقان کے نام تیس روپے بھجوا دیں ۔یہ تحریک ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۵ء تک جاری ہے ۔

ابوالعطاء جالندھری

غزوۃ الہند اور مسلمانانِ پاکستان کی ذمہ داری

الفرقان نے سب سے پہلے ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو (بھارتی حملہ کے پانچویں دن) سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوۃ الہند سے متعلق پیشگوئی شائع کی اور اہلِ پاکستان کو بتایا کہ اس بشارت کے پیشِ نظر ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

اس پیشگوئی کی متعدد بار اشاعت کی گئی کیونکہ یہ سچے مسلمانوں کے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ الفرقان کے علاوہ روزنامہ الفضل، ہفت روزہ لاہور، ہفت روزہ غازی، ہفت روزہ الاعتصام، ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث، ہفت روزہ رفتارِ زمانہ نے بھی اسے شائع فرمایا۔ الفرقان کے اکتوبر نمبر میں ہم نے اس پیشگوئی کے سلسلہ میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا۔ لاہور کے انگریزی ہفت روزہ The Light نے اسی کے نہج پر ایک مضمون شائع فرمایا۔ (۲۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء) جس کے آخر میں لکھا کہ:-

"THE PROPHECY CARRIES THE UNMISTAKABLE HAPPY TIDINGS THAT IN THE PROVIDENTIAL SCHEME OF THINGS, THE PRESENT INDOPAKISTAN CONFLICT IS BOUND TO END IN A GLORIOUS VICTORY FOR PAKISTAN AND OPEN A NEW CHAPTER IN THE ADVANCEMENT OF ISLAM IN THIS SUB-CONTINENT."

کہ اس اشارتِ نبوی میں یقینی خوشخبری ہے کہ موجودہ جنگ انشاء اللہ پاکستان کی شاندار فتح پر منتج ہوگی اور اس سے برِعظیم میں اشاعتِ اسلام کا ایک نیا اور وسیع دور شروع ہوگا۔"

اسی سلسلہ میں گوجرانوالہ کے اخبار تحفہ (۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء) نے لکھا ہے:-

"پاکستان کی یہ جنگ ایک ایسا جہاد ہے جس کے بارے میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد ہے وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الهند فان ادرکت انفق فیها نفسی ومالی وان قتلت کنت افضل الشهداء وان رجعت فانا ابو هریرة المحرر۔ (سنن نسائی کتاب الجہاد) یعنی حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کی جنگ کی خبر دی (اور فرمایا) اگر مجھے اس میں شامل ہونے کا موقعہ ملا تو اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کر دوں گا۔ پھر اگر میں شہید ہوگیا تو میں بہترین شہیدوں میں شمار ہوں گا

اور اگر میں زندہ واپس آگیا تو میں آزاد ابوہریرہ ہوں گا۔ ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی حرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی بن مریم علیہ السلام۔ (سنن نسائی جامع الصغیر)

حضور رحمتِ عالم نے فرمایا کہ میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ خاص طور پر دوزخ کی آگ سے بچائیگا۔ ایک گروہ جو ہندوستان سے جنگ کرے گا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ دونوں حدیثوں میں ہمارے آقا حضور سرورِ کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کی اہمیت آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ارشاد فرما دی۔ اس جنگ کی اہمیت کا اندازہ فرمائیے کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر میں اس وقت زندہ رہا تو میں اپنی جان اور اپنا مال سب خرچ کر دونگا اور اگر شہید ہو گیا تو میں بہترین شہیدوں میں شمار ہوں گا۔ حضورؐ کے ان فرامین سے جہاں ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے وہاں اس امر کا بھی احساس ہوتا ہے کہ ملت کے ہر فرد کو اپنی استطاعت کے مطابق اس جہاد میں شریک ہونا چاہیئے۔ قدرت نے جس کسی کو جو بھی صلاحیت بخشی ہے اُسے چاہیئے کہ وہ اسے بروئے کار لائے۔ خطیب، واعظ، شاعر اور ادیب کو اللہ کریم نے قلم اور زبان کا ملکہ عطا کیا ہے، انہیں اسی صورت میں اپنا فرض انجام دینا چاہیئے۔ بہرکیف اس وقت پوری قوم کو مجاہدانہ جذبے سے سرشار ہونا چاہیئے"۔

الفرقان: مسلمانانِ پاکستان کا فرض ہے کہ اس بشارتِ نبویؐ سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہمہ تن تیار رہیں اور پورے عزم کے ساتھ اپنے فرض کو ادا کریں۔

فاضل مدیر "تحفہ" نے غلطی سے راوی حضرت ابوہریرہؓ کے قول فان ادرکت انفق فیھا نفسی ومالی وان قتلت کنت افضل الشھداء وان رجعت فانا ابوھریرۃ المحرر کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سمجھ لیا ہے جو درست نہیں ہے، چاہیئے کہ اسکی تصحیح کر دی جائے۔ باقی اس سے نفسِ مضمون میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ غزوۃ الھند کے وعدۂ نبوی کے ذکر پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس جذبہ سے سرشار ہو جانا کہ اگر ہمیں اپنی زندگیوں میں یہ موقعہ ملا تو ہم اس جنگ میں جان و مال خرچ کر دیں گے آج کے مسلمانوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہے ـــــ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس

کاروانِ اسلام

(پاکستان کی جنگی فتوحات سے متاثر ہو کر)

اسلام کا ہے کارواں
یہ کارواں چلتا رہے

رفتار اس کی دلنشیں
منزل کا ہے اس کو یقیں
گھمبیر تاریکی ہو، یا
طوفاں نہ تھمتا ہو کہیں
یہ کارواں رُکتا نہیں

یہ پُھولتا پھلتا رہے
بڑھتا رہے پلتا رہے
دشمن کے سینے پر سدا
یہ مونگ ہی دلتا رہے
یہ کارواں چلتا رہے

کیسی زمیں کیسا زماں
ہیں اسکی زد میں آسماں
تدبیر ہی تقدیر ہے
پھر فکر کیوں پھر غم کہاں
چلتا رہے یہ کارواں

اسلام کا ہے کارواں
یہ کارواں چلتا رہے

محترم جناب نسیم سیفی

مژدۂ فتحِ مبین

(نتیجۂ فکر جناب عبدالعزیز صاحب خالدؔ)

اے دیارِ پاک تیری سرزمیں — فخرِ عالم رشکِ چرخِ بریں
حُسن کا گہوارہ۔ مہدِ صدق و حق — کشورِ عزم و ثبات، ارضِ یقیں
قطرہ قطرہ چشمۂ آبِ حیات — ذرہ ذرہ مطلعِ مہرِ مبیں
نافۂ آہُو سے بڑھ کر مُشک بُو — تیرے میدانوں کی خاکِ عنبریں
تیرے ریگستان فرشِ پرنیاں — تیرے کوہستان کانِ گوہریں
تیری راہوں کے خس و خاشاک و خار — سنبل و ریحان، چنار و یاسمیں
تیرے سنگ و خشت اے ارضِ وطن — گوہرِ گنجینۂ و دُرِّ ثمیں
تیرے باغ و راغ جولانگاہِ عشق — کرتے ہیں گلگشت شوخانِ حسیں
دف بجیں لہروں کے ان میں رات دن — تیرے دریاؤں کی لَے ہے دل نشیں
سرو کے بوٹے سہی قد سربلند — تیرے دلبر غیرتِ حورانِ عیں
پیکرِ شرم و حیا نقشِ وفا — تیری عذرائیں ملیح و مرمریں
تیری سلماؤں کو شاعر کا سلام — ان کے سوزِ آرزو پر آفریں
جذبۂ حُبِّ وطن کے فیض سے — بن گیا نغمہ نوائے آتشیں
تو جیالے جاں نثاروں کا وطن — تو سجیلے سرفروشوں کی زمیں
تیرے محبوب و مقدس بام و در — عظمتِ اسلام کے حصنِ حصیں
تیرے غیرت مند فرزندوں کا نام — ہے عقابِ کوہی و شیرِ عریں
حاملِ پیغامِ یسّروا و بشّروا — مستِ ذکر و فکرِ ربّ العالمیں
جاں نثارانِ رسولِ ہاشمیؐ — نام و ناموسِ محمدؐ کے امیں
خالدؓ و طارقؒ کے پائندہ نشاں — خاتمِ حمزہؓ کے تابندہ نگیں
یہ محمدؒ ابنِ قاسم کے رفیق — یہ حسینؓ ابنِ علیؓ کے جانشیں
جعفرِ طیارؓ کے حلقہ بگوش — حیدرِ کرّار کے یہ خوشہ چیں
یہ عمرؓ فاروقِ اعظم کی سپاہ — سرخوش و زندہ دل و روشن جبیں
یہ صلاح الدینؒ ایوبی کا جیش — لرزیں جس کے خوف سے اعدائے دیں
قرۃ العین نبیؐ محترم — یہ جنودِ رحمۃٌ للعالمینؐ
یہ سراج الدولہ و ٹیپو کی فوج — فخرِ قوم و فخرِ ملت فخرِ دیں

لشکرِ ہندوستاں، اصحابِ فیل
یہ اَبابیلانِ طیّارہ نشیں

سینۂ کہسار سے مضبوط تر
ہیں یہ ذوالقرنین کی دیوارِ چیں

سینے میں ناقابلِ تسخیر عزم
جسم کا قلعہ حصارِ آہنیں

لرزہ بر اندام ہیں زنّار پوش
کانپتا ہے رَن لرزتی ہے زمیں

اِن کی جُرأت کا ثناخواں ہے جہاں
اِن کی جانبازی کے قصّے ہر کہیں

ششدر و حیراں حسن ابنِ صباح
اِن فداکاروں کا ثانی ہے کہیں؟

بادشہ اقلیمِ ابر و باد کے
یوں بظاہر خاکسار و کمتریں

بحر و بر پر اِن کا سکّہ ہے رواں
خشک و تر کی سلطنت زیرِ نگیں

برق ہیں سیماب ہیں یا کہربا
کھولتے ہیں راز پر کھلتا نہیں

پیروِ خضرؑ و سلیمانؑ و خلیلؑ
ہیں یہ غازی حامیٔ دینِ متیں

آئی یادِ بدر و احزاب و حُنین
عرش سے اُترے ملائک بالیقیں

ہم نے جیتی جنگ بے توپ و تفنگ
کوئی ہم سا عاشق و اَبلہ نہیں

اِک خدا کے ماننے والے ہیں ہم
ماسوا کے سامنے جُھکتے نہیں

ملّتِ بیضا سے خارج ہے وہ شخص
جو تمنّائی شہادت کا نہیں

حکم ہے انفاقِ نفس و مال کا
ذوقِ قربانی نہیں تو کچھ نہیں

دو مسلمانوں کو ترغیبِ جہاد
موت سے مردانِ حق ڈرتے نہیں

وادیٔ کشمیر! تُو کیوں ہے اُداس؟
چاہنے والے تجھے بھولے نہیں

ہے نگاہِ اُلفت و مستی میں تُو
ہُو بہُو فردوس بر روئے زمیں

شہ پری دیوِ سیہ کی قید میں
سر بزانو دِل فگار اندوہگیں

گرد چہرے پر غم و آلام کی
پاؤں میں زنجیرِ استبداد و کیں

جان و دل بیتاب ہیں تیرے لئے
تُو ہے رُوحِ آرزوئے کُل زمیں

طاقتِ طاغوت و زورِ کفر کو
مضمحل کر اے اِلٰہ العالمیں!

سامری کے سحر کو کر پاش پاش
اے شدید البطش و خیر الماکریں!

اے خدائے جِنّ و اِنس و عرش و فرش
ربِّ افواجِ سماوات و زمیں!

کون پاکستان کا تیرے سوا
حامی و ناصر، مددگار و معیں

ہم تری تائید کے محتاج ہیں
ہم غلامانِ رسُولِ آخریں

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ
ہے یہ آیت مژدۂ فتحِ مبیں

([illegible])

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا کشف

"شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی"

وزیراعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری نے جب ۶ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو لشکرِ جرّار اور بے شمار اسلحہ کے ساتھ پاکستان پر حملہ کیا اور پارلیمنٹ میں اظہار کیا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر ایک اہم خبر دوں گا جس سے ان کی مراد یہ تھی کہ میں جلد ہی **پاکستان کے دل یعنی لاہور** پر قبضہ کا اعلان کروں گا۔ شاستری صاحب کو **زعم** تھا کہ بھارت بغیر کسی **تذبذب** اور **تزلزل** کے پاکستان پر غالب آجائیگا اور بھارت کا کوئی قابلِ ذکر نقصان نہ ہوگا۔ گویا وہ سمجھتے تھے کہ پاکستان تو جنگ کے زلزلہ سے تباہ ہو جائے گا مگر بھارت پر یہ زلزلہ اثر انداز نہ ہوگا۔ یہ **اچانک حملہ** نہایت خطرناک تھا۔ ابتدائی چند گھنٹے پاکستان کے لئے ناقابلِ تصوّر تھے۔ مگر مہربان آقا ارحم الراحمین خدائے ذوالجلال نے مسلمانوں پر رحم فرمایا۔ پاکستان اس کڑی آزمائش سے کامیاب و کامران نکلا۔ دشمن کے لشکروں کو افراد اور اسلحہ کے لحاظ سے ایسی **تاریخی شکست** ہوئی کہ وہ قریباً سولہ سو مربع میل علاقہ سے بھی محروم ہو گیا اور اُسے **جنگ بندی** کے لئے درخواست کرنی پڑی۔ اس مرحلہ پر پاکستان بھر میں ہر زبان پر تھا کہ شاستری کی پیشگوئی **غلط نکلی**۔ اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا۔

پاکستان کیا دنیا بھر میں یہ چرچا ہو گیا۔ اخبارات و رسائل نے اس بات کو دُور و نزدیک پہنچا دیا۔

اِن حالات کے عین مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک کشف ہے جو مجموعہ الہامات یعنی **تذکرہ** کے صفحہ ۵۲۹ پر درج ہے جس میں "**حالتِ رؤیا**" میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے الفاظ ہیں کہ:۔

"شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی"۔ (۱۹۰۶ء)

اللہ تعالیٰ کی اِس خبر کے اس تازہ ظہور سے مومنوں کا خوش ہونا لازمی امر ہے۔ اسی بنا پر مومنوں کے **ازدیادِ ایمان** کے لئے ہم نے اسے گزشتہ شمارہ میں شائع کر دیا تھا۔ یہ کوئی **مناظرہ** نہیں، کسی پر حملہ نہیں، کسی کو ماننے کے لئے مجبور نہیں کیا گیا صرف **ایک حقیقت کا اظہار ہے**۔ ہم نے لکھا تھا کہ:۔

"پیشگوئیوں میں اخفاء کا پہلو بھی ضرور ہوتا ہے اور بعض انبائے غیبیہ کا تحقق بار بار اور مختلف پیرایوں میں بھی ہوتا ہے"

(الفرقان اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اس سے ظاہر ہے کہ خود ہمارے نزدیک شاستری سے متعلق پیشگوئی کا یہ ایک پہلو ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور بھی پہلو ہیں اور ہو سکتے ہیں۔

مقام افسوس ہے کہ اس سادہ سے بیان پر لائلپور کے المنبر نے نہایت درشت اور حقائق کو مسخ کرنیوالا مضمون لکھا ہے۔ ہم ہنگامی حالات کے باعث اس مضمون سے تعرض کرنا مناسب نہیں سمجھتے، اس کی تیزی اور تندی کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ اپنے نوٹ کو مکمل کرنے کے لئے صرف یہ ذکر کر دینا کافی خیال کرتے ہیں کہ لفظ شاستری واقعی جوتشی کے لئے بھی آتا ہے مگر واقعات کی تصدیق کے مطابق بطور **علَم** بھی مستعمل ہو سکتا ہے۔ ہمیں پیشگوئیوں کے **اصول** کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اگر اتنی سی بات بھی نہ ہو ـــ تو "اخفاء کا پہلو" جو یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کا مقتضیٰ ہے کیا ہوا؟ باقی رہا یہ سوال کہ لفظ **زلزلہ** سے مراد جنگ یا اس کے اثرات ہو سکتے ہیں؟ تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے خود تحریر فرما دیا ہے کہ:-

"اگرچہ بظاہر لفظ زلزلہ کا آیا ہے
مگر ممکن ہے کہ وہ کوئی اور **آفت** ہو
جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو"

نیز قرآن مجید نے جنگ **احزاب** کے لئے لفظ **زلزلہ** استعمال فرمایا ہے (احزاب ۱۱) اسلئے کشف میں لفظ زلزلہ ہمارے لئے کسی الجھن کا باعث نہیں۔

وزیر اعظم شاستری اپنی قوم کو اطمینان دلاتے تھے کہ ان پر جنگ کا بُرا اثر نہ پڑیگا، ان پر کوئی زلزلہ نہ آئیگا بلکہ وہ بزعم خویش اپنے مخالفین، اہل پاکستان، پر غالب آجائیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شاستری کے بیان کے ہر حصے کو غلط اور جھوٹ ثابت کر دیا۔ فللّٰہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

فاضل مدیر المنبر نے اپنی اشاعت (۲۹ راکتوبر ۶۵ء) میں **"ایک درخواست"** کی ہے کہ جماعت احمدیہ **"پرانے اختلافات"** کو ہنگامی حالات کے بعد تک اٹھائے رکھے نیز **مشورہ** دیا ہے کہ **"ایسی پیشگوئیوں کو ہنگامی حالات کے بعد پیش کرنے کے لئے محفوظ رکھیں"۔**

ہم اس تجویز سے متفق ہیں اور شروع سے اس پر عمل پیرا ہیں کہ کسی کے عقیدہ سے تعرض نہ کیا جائے۔ ہم نے **تو صرف** خدا کی بات کے پورا ہونے اور شاستری کے جھوٹے ہونے کا ذکر کیا تھا جو پاکستان اور اہل پاکستان کی عین مراد ہے۔ اب اس سلسلہ میں ہماری بھی درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر غلط اور بے بنیاد الزامات سے مدیر المنبر کو کم از کم آئندہ ہی **ہنگامی حالات** تک پورے طور پر اجتناب کرنا چاہیئے۔ ان کے اس "درخواست" والے نوٹ کا لہجہ بھی قابل اعتراض ہے نیز اس میں متعدد خلاف واقعہ امور بیان کئے گئے ہیں بطور مثال ان کا فقرہ "مرزا محمود احمد **اللہ تعالیٰ کے مامور ہیں**" پیش کیا جاتا ہے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے کبھی بھی **مامور من اللہ** ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا۔

امید ہے کہ مدیر المنبر اپنی **درخواست** کے مطابق اپنی اس رائے کی خود بھی پابندی اختیار فرمائیں گے کہ "موجودہ حالات اس کے لئے سازگار نہیں کہ فکر و نظر کے اختلاف کو زیر بحث **لایا جائے**"

وما علینا الا البلاغ المبین ٭

جو بات بُتکدے سے چلی خام ہوگئی!

(جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے)

یہ بات آج ہند میں بھی عام ہوگئی
رُسوا ___ متاعِ کُفر ___ سرِبام ہوگئی

اللہ کے حبیب کا پُورا ہُوا کلام ___!
اور شاستری کی "گفتگو" ___ ناکام ہوگئی

جو اَمر "اذنِ حق" سے ہُوا۔ کامراں ہُوا
جو بات بُتکدے سے چلی خام ہوگئی

مَیں نے جو اُس کی راہ میں مرنا کیا قبول
یہ مَوت میری زیست کا پیغام ہوگئی

کعبہ پہ سومنات نے یورش تو کی ضرور!
لیکن قتیلِ گردشِ ایّام ہوگئی

اختر مَیں پیشِ کُفر بھی تھامے رہا عَلَم
یہ ایک مُجھ سے خدمتِ اسلام ہوگئی

ہم ربِّ محمدؐ کو شب بھر رو رو کے پکارا کرتے ہیں

(جناب الحاج مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سنگا پور)

پوچھے جو کوئی دن اپنے یہاں ہم کیسے گزارا کرتے ہیں
اپنوں کی جُدائی کے صدمے کس طرح گوارا کرتے ہیں

کہہ دو یہ اُنہیں تنہائی جب ڈستی ہے دلِ افسردہ کو
ہم ربِّ محمدؐ کو شب بھر رو رو کے پکارا کرتے ہیں

ہوں رنج و مصیبت کی گھڑیاں یا عیش و مسرّت کے لمحے
ہم خونِ جگر سے نقشِ وفا ہر آن سنوارا کرتے ہیں

کامل نہ سہی عشق اپنا مگر اُس دلبرِ یکتا کی خاطر
جب جان کی بازی لگتی ہے ہم جان بھی ہارا کرتے ہیں

جب سارا زمانہ سوتا ہے اور ہُو کا عالم ہوتا ہے
وہ چرخ سے خود نیچے آ کر دنیا کا نظارا کرتے ہیں

عصیاں کی اندھیری راتوں میں اک نور کی مسند پر بیٹھے
سجدوں میں گرے بندوں کے لئے بخشش کا اشارا کرتے ہیں

اِک اشکِ ندامت دیکھ کے بس ہو جاتے ہیں مائل بہ کرم
بگڑے ہوئے سارے کاموں کو وہ آپ سنوارا کرتے ہیں

کچھ دُور ہی دُور سے آخرِ شب اظہارِ محبّت ہوتا ہے
دل اُن کو صدائیں دیتا ہے وہ دل کو پکارا کرتے ہیں

صدیقؔ لگا کر دل تُو نے دنیا کے بُتوں سے دیکھ لیا
بدنام یونہی ہر محفل میں وہ نام تمہارا کرتے ہیں

حکمت لقمانؑ

(محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

تاریخ نے اپنے دامن میں جو انقلابی شخصیتیں سمیٹ رکھی ہیں ان میں ایک بہت بڑے دانا حکیم بھی شامل ہیں جن کا نام لقمان ہے۔

عرب کی قدیم روایت بتاتی ہے کہ لقمان حضرت نوح علیہ السلام کی پانچویں پشت میں عاد کے بیٹے تھے اور یمن کے بادشاہ۔ حکمت میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ بہت طویل قامت اور اپنے جدّ امجد حضرت نوحؑ کی طرح طویل العمر۔ ان کی فطرت میں عام انسانوں کے مقابلہ پر فہم و ادراک سو گنا زیادہ تھا۔ وہ عرب کے ایک عظیم مصلح تھے۔ اُن کے اقوال زبان زدِ خلائق اور ان کا مجلّہ حکمت عرب میں شائع تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ عادِ ثانیہ میں سے تھے[1]

قرآن حکیم نے لقمان اور اس کے حکیمانہ اقوال کا ذکر کر کے اسے ایک زندۂ جاوید شخصیت بنا دیا۔ سورہ لقمان سے ظاہر ہے کہ لقمان وحیِ الٰہی سے مشرف تھے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ
اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ...... الخ

ہم نے لقمان کو حکمت دی تھی اور کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر۔ اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے اس کے شکر کرنے کا فائدہ اسی کی جان کو پہنچتا ہے۔"

بیٹے کے نام اُن کی زرّیں نصائح قرآن حکیم میں درج ہیں ان کا اوّلیں پیغام یہ تھا:۔

يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝

اے میرے بیٹے شرک نہ کر۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا ظلم عظیم ہے"

دوسری نصیحت بایں الفاظ ہے:۔

"اے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو، پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمانوں کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ حاضر کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لطیف و خبیر ہے"

لقمان نے اپنے بیٹے کو کچھ اور بھی نصائح کیں۔ فرمایا۔

"بیٹا! نماز کا التزام کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر۔ اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر۔ یہ ہمت کے کاموں

---

[1] (۱) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام زیر لفظ لقمان (۲) ارض القرآن جلد اوّل ص۱۵۱ (۳) دائرۃ الاسلامیہ زیر لفظ لقمان (۴) طبری جلد اوّل صفحہ ۲۲۵ - ۲۴۰ +

میں سے ہے۔ اور لوگوں سے اپنا رُخ
مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل۔
بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنیوالے
فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور
اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور
اپنی آواز کو دھیما رکھ، بیشک آوازوں
میں سے سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔"

طوفانِ نوحؑ کے بعد عاد کی حکومت عرب سے نکل کر عراق اور شام و مصر تک پھیل گئی۔ قوم عاد کے انتشار فی الارض کے ذریعہ حکمتِ لقمان کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ عاد مصر میں گئے تو اُن کی نسل نے اپنے آباؤ اجداد کے حکیمانہ اقوال کو مرتب کیا۔ ایسے خوبصورت جملے موزون ہوئے کہ سارا ملک کلامِ شعریت میں ڈوب گیا۔ لٹریچر کی اس صنف کو مصر میں "سبایت" کا نام دیا گیا۔ یعنی "زمانۂ گزشتہ کی تعلیمات"۔ یہ اقوال مصر میں اس درجہ مقبول تھے کہ سکول کے بچے انہی حکیمانہ جملوں کی مشق سے لکھنا سیکھتے۔ یہ ان کے نصاب میں شامل تھے۔ اہلِ مصر کا دعویٰ تھا کہ ماضی کی یہ تعلیمات دیوتاؤں کی عطا کردہ یعنی الہامی ہیں۔ مصر کے آثارِ قدیمہ سے "سبایت" کے بہت سے نمونے مل چکے ہیں جن میں ہدایات و تمثیلات خصوصاً بیٹے کے نام پند و نصائح شامل ہیں۔

فتاح ہوتپ کا صحیفۂ حکمت

مصر میں اسوسی بادشاہ کے دورِ حکومت میں شاہی نسل کے ایک وزیر فتاح ہوتپ نے بزرگانِ قدیم کے کلماتِ حکمت کو موزون کیا۔ یہ صحیفہ دنیا کی قدیم ترین کتاب سمجھا جاتا ہے۔ اس کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ بزرگانِ قدیم کی الہامی ہدایات کو مرتب کیا گیا ہے۔

اسوسی کا زمانہ ۲۵۰۰ قبل مسیح کے لگ بھگ ہے۔ اس سے ہزار سال پہلے جزیرۂ عرب کے بعض قبائل ہجرت کرنے کے بعد بابل اور مصر میں پہنچے اور وہاں ان کی حکومتیں قائم ہوئیں۔

فلپ ہتی نے تاریخِ عرب میں لکھا ہے کہ ۳۵۰۰ قبل مسیح کے آس پاس جزیرۂ عرب آبادی سے لبالب ہو کر بہہ پڑا۔ سامی مہاجرین کا ایک ریلا مصر کی سابقہ حامی نسل کی آبادی میں آکر جذب ہو گیا۔ ان کے میل سے وہ مصری قوم پیدا ہوئی جس نے تمدن کے بہت سے مبادی کی بنیاد ڈالی۔ مہاجرین کے ایک اور گروہ نے اس کے قریب زمانہ میں دجلہ و فرات کی وادی میں ڈیرے ڈال دیئے۔

عرب کی قدیم روایت بتلاتی ہے کہ عاد کے بیٹے شداد نے مصر فتح کیا تھا۔ جرمن ماہرِ مصریات بروگش ہنرخ نے اس روایت کا ذکر اپنی کتاب "مصر فراعنہ کے دورِ حکومت میں" کیا ہے۔ (صفحہ ۱۰۵-۱۰۶) عرب روایت ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ عاد کے ایک بیٹے کا نام شداد تھا۔ دوسرے کا نام لقمان۔[1]

بادشاہ مصر اسوسی اور اس کے فرزند اکبر فتاح ہوتپ کا زمانہ چونکہ وہی ہے جبکہ عادِ عرب مصر میں حکمران تھے۔ اس لئے بالکل قرین قیاس ہے کہ فتاح ہوتپ قوم عاد میں سے ہو اور جس بزرگ کی الہامی ہدایات کو اس نے جمع کیا وہ لقمان ہوں۔

فتاح ہوتپ کا مقبرہ بھی مل چکا ہے۔ اس میں اس کی

---

[1] ارض القرآن جلد اول ص۲۵۱

تصویر بھی بنائی گئی ہے۔ یہ تصویر ایک سامی بزرگ کے بہت مشابہ ہے۔ سامی خد و خال کا ایک باریش بزرگ جس کے گیسو کندھوں پر پڑے ہیں، ہاتھ میں لمبا عصا تھامے ایک قدم آگے بڑھا کر ایستادہ ہے۔ قبر پر "فتاح ہوتپ در عہد اسوسی" کندہ ہے۔

مغربی محقق تو اس طرف نہیں گئے لیکن اس امر کا بھی امکان ہے کہ اسوسی سے مراد بادشاہ مصر "آسیس" ہو جو کہ "حق شاسو" یعنی عرب چرواہوں کے دورِ حکومت میں سرزمینِ مصر میں ان کا آخری بادشاہ تھا۔

قبائلِ عرب دو دفعہ مصر میں وسیع پیمانے پر داخل ہوئے۔ ایک دفعہ قبل مسیح کے الف چہارم میں عادِ اُولیٰ کے زمانہ میں اور دوسری دفعہ سترھویں صدی قبل مسیح میں عادِ ثانیہ کے دور میں۔ عرب کی روایتِ قدیم کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ لقمان عادِ ثانیہ میں سے تھے۔

تیسری صدی قبل مسیح کا یونانی مؤرخ مانیتھو لکھتا ہے کہ حق شاسو یعنی "عرب چرواہوں" کے آخری بادشاہ کا نام آسی یا اسیس تھا۔[1]

بہرکیف قرائن یہی بتاتے ہیں کہ فتاح ہوتپ عادِ اُولیٰ یا عادِ ثانیہ کے دور کا ایک شہزادہ تھا۔ اس کے اجداد میں لقمان بھی شامل تھے۔ یوں مکتبِ لقمان کے اقوالِ حکمت کا ایک حصہ فتاح ہوتپ نے مرتب کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔

فتاح ہوتپ کا صحیفہ مصر کے آثار سے نہایت عمدہ حالت میں برآمد ہوا ہے، اتنی روشن تحریر ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ابھی سیاہی خشک ہوئی ہے۔ یہ وہ نقل ہے جو کہ ۲۰۰۰ ق م یعنی بارھویں خاندان کے زمانہ میں تیار ہوئی اور پیرس کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ مصر کے آثار سے ایک اور نقل بھی ملی ہے لیکن وہ مکمل صحیفہ نہیں بلکہ چند ورق ہیں۔ یہ اوراقِ پارینہ برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں۔

فتاح ہوتپ کے صحیفہ میں بیٹے کے نام ۴۳ نصائح قلمبند کی گئیں۔ ہر قول کی پہلی سطر سُرخ سیاہی سے لکھی گئی۔ شروع میں مقدمہ اور آخر میں تتمہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ فتاح ہوتپ جب بوڑھا ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے کی جانشینی کے لئے بادشاہ سے درخواست کی اور کہا میں اپنے بیٹے کو وصیت کرنا چاہتا ہوں اُن ہدایات کی جو کہ ہمارے آباؤ اجداد کا مقدس اور الہامی ورثہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مصر زیریں و بالائی کے شہنشاہ اسوسی کے عہدِ حکومت میں مقدس باپ، محبوبِ خدا، بادشاہ کے فرزندِ اکبر فتاح ہوتپ نے ۱۱۰ سال کی عمر میں یہ اقوالِ حکمت لکھے۔

فتاح ہوتپ کے القاب سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی ایک بزرگ شخصیت تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اس بزرگ کے امثال سے استفادہ کیا۔ کتاب امثال اور صحیفہ فتاح ہوتپ کے اقوالِ حکمت میں بہت سی مشابہتیں ہیں۔ بالخصوص دونوں کتابوں کے مقدمہ میں مشابہت قابلِ توجہ ہے۔

فتاح ہوتپ کے صحیفہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مصر کی میتھیالوجی کا کوئی ذکر نہیں۔ "ہورس" اور "عزیرس" کا ذکر ہے لیکن ان کو زمانہ گزشتہ کی تاریخی شخصیتوں کا رنگ

---

[1] ملاحظہ ہو ارض القرآن جلد اوّل صفحہ ۱۴۹۔

دیا گیا۔ دیوتا سمجھ کر پرستش کرنے کا ذکر نہیں۔

فتاح ہوتپ کے اقوال میں اللہ تعالیٰ کو بتکرار "پا نطر" کہا گیا یعنی اللہ جلشانہ۔ توحید، اللہ تعالیٰ کی اطاعت، بزرگوں کی تابعداری، برتر فروتر اور مساوی درجہ کے لوگوں سے معاملات پر نئی ہدایات دی گئیں۔ بزرگانِ قدیم کے کلمات کا یہ خوبصورت مرقع ہے۔ آج بھی یہ اقوال اولاد کی تربیت کے لئے اتنے ہی ضروری ہیں جتنے ہزار سال پہلے تھے۔ فتاح ہوتپ کہتا ہے :-

"اللہ تعالیٰ کو اگر کوئی چیز پسند ہے
تو وہ اطاعت ہے۔ نافرمانی سے
خدا تعالیٰ کو سخت نفرت ہے"۔ [1]

"جو شخص مطیع ہو وہ مطاع ہو گیا"

انسان کا مقصدِ حیات صرف یہ ہے کہ :-

"اس کے تمام اعمال خدا تعالیٰ کی
نگاہ میں پسندیدہ و مقبول ہو جائیں"

آج سے پانچ ہزار سال پیشتر نسلِ انسانی کو جو پیام محبت دیا گیا اس کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ فرمایا :-

"روحوں کا تصفیہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ
میں ہے۔ وہ اگر پیار کرتا ہے تو صرف
اپنی مخلوق سے۔ پس تم بھی اپنے خطرناک
جھگڑوں کے بعد معاملات کا تصفیہ کر لو۔
جو شخص اپنے مدِ مقابل سے دشمنانہ رویہ رکھتا
ہے اس سے تم صلح، امن اور محبت کا
سلوک کرو۔ اسی قسم کی روحیں محبت کے
پودے کی آبیاری کرتی ہیں"

سرمایہ داری کے متعلق فرمایا :-

"اپنے دل پر دولت کے غلاف نہ
چڑھاؤ کیونکہ تم نعماء خداوندی کے محض
محافظ بنائے گئے ہو۔ تم ہی اس دولت
سے متمتع ہونے کے حقدار نہیں ہو اور
لوگ بھی اس حق میں شریک ہیں"

شکرِ خداوندی کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو :-

"دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ
سے افضل ہے۔ رزق کا فراہم ہونا
اور اس کا کھانا اللہ تعالیٰ کے فضل پر
موقوف ہے۔ وہ شخص سخت جاہل ہے
جو کہ اس بات میں اختلاف کرتا ہے"

لیس للانسان الا ما سعیٰ کا فلسفہ بیان ہوتا ہے فرمایا :-

"جان لو کہ مال و زر اپنے آپ سے
نہیں آجاتا۔ یہ اس شخص کو ملتا ہے جو
اس کی خواہش کرتا ہے۔ اگر وہ اس
کے حصول کے لئے پوری جدوجہد کرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال کر دیتا
ہے لیکن وہ شخص جو کہ سست اور کاہل
بن جاتا ہے اُسے خدا تعالیٰ سزا دیتا ہے"

آقا اور ملازم کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ فرمایا :-

"اپنے تنخواہ دار ملازموں کو وہ چیزیں

---

[1] لقمان کا قرآنی قول :- إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ۔

دیکھو جو کہ تمہارے پاس ہیں ہر طرح مطمئن
رکھو۔ یہ اس شخص کا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ
کی خوشنودی چاہتا ہے۔"

اولاد کی خواہش طبعی امر ہے۔ اس کے پیچھے کیا جذبہ کارفرما ہونا چاہیئے۔ فرمایا :-

"اگر تم دانا انسان بننا چاہتے ہو
تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے
ایک بیٹے کو جنم دو"

اولاد میں جذبۂ اطاعت ایک قیمتی گوہر ہے۔ آج سے پانچ ہزار سال پیشتر کا جوہر شناس کہتا ہے :-

"اطاعت شعار بیٹے کی تابعداری
ایک اعلیٰ اور شاندار کردار ہے۔ وہ
آتا ہے، مؤدب ہو کر بات سنتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کو اگر کوئی چیز پسند ہے
تو وہ اطاعت ہے۔ نافرمانی سے
خدا تعالیٰ کو سخت نفرت ہے۔"

پھر فرمایا :-

"ایک اچھا بیٹا خدا تعالیٰ کا انعام
ہے۔ وہ توقع سے بڑھ کر برسرِکار ہوتا
ہے۔ وہ اچھے کام کرتا ہے۔ وہ
اپنے تمام معاملات کو خوش اسلوبی
سے نبھاتا ہے۔" [1]

یہ سارا صحیفہ اسی قسم کے انمول موتیوں کی ایک مالا ہے۔

فتاح ہوتپ کہتا ہے کہ میرا اقوال اُن بزرگانِ قدیم کے ہیں جو کہ ملہم من اللہ تھے۔ انہوں نے یہ باتیں دیوتاؤں یعنی فرشتوں سے سُنیں۔ شروع میں لکھا ہے :-

"میں تمہارے سامنے وہ اقوال
دُہراؤں گا۔ ان بزرگوں کی باتیں پیش
کروں گا جو کہ قدماء کی تاریخ سے
واقف تھے اور خداوندوں کے مُنہ
سے انہوں نے یہ باتیں حاصل کیں۔" [1]

ان بزرگانِ قدیم میں لقمان بھی شامل تھے جو فتاح ہوتپ کے جدِ امجد تھے۔

حکیم آنی کا صحیفہ

مصر کے آثار سے سبایت کا دوسرا نمونہ حکیم آنی کا صحیفہ ہے۔ اس حکیم کا زمانہ بعض کے نزدیک ۲۷۰۰ ق م ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حکیم حق شاسو کے دور میں یا اس کے خاتمہ کے بعد کے قرن میں پیدا ہوا۔ ماں کی خدمت کے متعلق بیٹے کو نصیحت کتنے خوبصورت الفاظ میں کی گئی ہے۔

"تیری ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر
تجھے جنم دیا اور جب تو مہینے پورے ہو جانے
پر پیدا ہوا تو تجھے پالنے اور سکھلا دینے کیلئے
وہ خود اپنی مرضی سے تیری لونڈی بن گئی۔
اس کی چھاتی تین برس تیرے مُنہ میں پڑی
رہی۔ اب تو جوان ہے۔ تیری بیوی بھی آ گئی

۱؎ اقوال کا ترجمہ گن کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے +

1. History of the Pharaohs by Arthur Weigale P. 211

ہے مگر نہ تجھے اپنی پیدائش بھولنی چاہیئے
اور نہ وہ تکلیف جو تیری ماں تیرے لئے
اٹھا چکی ہے۔ خبردار اس کا غصہ کبھی تجھ پر
بھڑکنے نہ پائے۔ وہ تجھ سے کڑھ کر کبھی اپنے
ہاتھ خدا کی طرف نہ اُٹھائے کیونکہ خدا تعالیٰ
اس کی فریاد ضرور سُن لے گا۔"

لقمان کے قرآنی بیان میں ایک جملہ معترضہ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ مذکورہ حوالہ اسی کے مشابہ ہے۔

حکمتِ بابل میں اقوالِ لقمان

مصر کے بعد بابل حکمت کا مرکز تھا۔ عادِ عرب کے ذریعہ حکمتِ لقمان بابل میں پہنچی۔ بابل میں ایک حکیم احیقار کی طرف لقمان کے اقوالِ حکمیہ منسوب کر دیئے گئے۔ صحیفہ احیقار بابل کے ادبیاتِ عالیہ کا ایک شاہ پارہ ہے۔ اس صحیفہ کے آرامی، سُریانی، یونانی، ایتھوپی، سلاوکی، آرمینی، ترکی اور عربی نسخہ ہائے قدیم مل چکے ہیں۔

محققین نے تسلیم کیا ہے کہ احیقار کی داستان کے کردار حقیقی نہیں ہیں بلکہ زمانہ قدیم کی ایک کہانی کو نئی صورت میں پیش کیا گیا۔

صحیفہ احیقار کا ایک نسخہ جو کہ پانچویں صدی قبل مسیح میں لکھا گیا۔ مصر میں اسوان بند کے قریب یہودیوں کی ایک قدیم نوآبادی کے آثار سے ملا ہے۔ اس انکشاف سے داستانِ احیقار کی قدامت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ سلیمان کی کتاب امثال میں اس صحیفہ کی بعض ہدایات من وعن درج ہیں[۵]۔ سریانی صحیفہ احیقار میں لکھا ہے:۔

" اے میرے بیٹے (چلتے ہوئے) اپنی
آنکھوں کو جھکا ہوا رکھ اور آواز کو دھیما
رکھ ..... اگر بلند آواز سے کوئی مکان
تعمیر ہو سکتا تو گدھا ایک دن میں وہ مکان
بنا لیتا۔"

قرآن حکیم میں ہے۔ لقمان نے بیٹے کو کہا:۔

" اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر
اور اپنی آواز کو دھیما رکھ کیونکہ آوازوں
میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز
گدھے کی آواز ہے۔"

پانچویں صدی قبل مسیح کا آرامی صحیفہ احیقار جو کہ مصر کے آثار سے ملا اس میں ایک مقولہ کا آخری حصہ محفوظ رہا۔ یہ فقرہ یوں ہے۔ احیقار نے بیٹے سے کہا:۔

" ہینگنے والے گدھے سے بڑھ کر
کونسی چیز مضبوط (یا کرخت) ہے۔"

إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ کی صدائے بازگشت اس مقولہ میں ہم پاتے ہیں۔

مصر سے ملنے والے ایک اور صحیفہ میں لکھا ہے:۔

"خدا وہ ہستی ہے جو کہ خاموش طبع آدمی
کو پسند کرتا ہے بہ نسبت اونچا بولنے
والے کے[۶]۔"

---

[۵] پیکس تفسیر بائیبل ص ۹۶۵۔
[۶] برڈن آف ایجپٹ از جان اے ولسن ص ۳۰۲۔

حکمتِ لقمان یونان میں

حکمتِ لقمانؑ صحراؤں کو گلزار بناتی ہوئی میدانوں کو سیراب کرتی ہوئی پہاڑوں کو سرنگوں کرتی ہوئی سینۂ سمندر پر رواں دواں ہے۔ وہ یونان میں پہنچی۔ یونان میں اس کے مختلف مظاہر میں سے ایک مظہر حکیم احیقار پہنچا۔ اس حکیم کی داستان اور اس کے کلماتِ حکمت کو یونانیوں نے حکیم ایساب کی طرف منسوب کر دیا۔

مشرقِ وسطی کے کسی مقام پر حکیم احیقار کے اقوال ایک ستون پر کندہ کئے گئے۔ یونان کے دیمو قریطی مکتبِ فکر نے ان اقوال کو حکیم دیمو قریطس کے فلسفہ کا حصہ بنا دیا۔

حکمتِ لقمان اور حضرت سلیمانؑ

حکمتِ لقمان ایک گم شدہ اونٹنی تھی، جسے بھی ملی اس نے اس کے گلے میں پٹکا ڈال لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرب و مصر کی حکمت سے استفادہ کیا (سلاطین ۱ باب ۴) ان کے کلماتِ حکمت میں حکمتِ لقمان کی جھلک ہم پاتے ہیں۔ حکمائے مصر میں سے حکیم فتاح ہوتپ، حکیم آنی، حکیم اومنی اوفی کی امثال ان کا سرمایۂ ادب ہیں۔ حکمائے بابل میں سے حکیم احیقار سے وہ متاثر ہوئے۔ حکمائے عرب کا کلام کتاب امثال کے آخری دو ابواب میں درج ہے[1] اور یہ سب حکمائے حکمتِ لقمان کے خوشہ چین تھے۔

حضرت سلیمانؑ کے بعد عبرانیوں نے صحیفۂ احیقار کی امثال کو اپنے ایک بزرگ طوبیاہ کی طرف منسوب کر دیا۔ طوبیاہ کا صحیفہ بائیبل کے اپاکرفا میں شامل ہے۔ اس صحیفہ کے سینائی نسخہ میں حکیم احیقار کا نام بھی ہم پاتے ہیں۔

طوبیاہ کا پندنامہ ایک طرف حکیم احیقار کی باتوں پر مشتمل ہے دوسری طرف حکمتِ لقمان کے مشابہ ہے۔

طوبیاہ کی کتاب بائیبل کے اپاکرفا میں شامل ہے بعض زرّیں اقوال ملاحظہ ہوں:۔

"اے میرے بیٹے میرے مُنہ کی باتیں سُن اور ان کو بنیاد کی طرح اپنے دل میں رکھ۔ اپنی ماں کی اس کی زندگی کے تمام دنوں میں عزت کیجیو۔ اور یاد رکھنا کہ تیرے لئے اس نے اپنے شکم میں کیا کیا مشقتیں سہیں اور اس کا دُکھ کیسا تھا۔ تو اپنی زندگی کے تمام ایام میں خدا کو اپنے دل میں رکھ اور ڈرتا رہ کہ تو گناہ کرنے میں راضی ہو۔ اور خداوند ہمارے خدا کے حکموں کی نافرمانی کرے۔ اپنے مال میں سے خیرات کر اور غریب آدمی سے اپنا مُنہ نہ موڑ۔ تب خداوند اپنا چہرہ تجھ سے

---

[1] عرب میں ایک حبشی الاصل حکیم کو بھی لقمان کا نام دیا گیا۔ یہ لقمانِ عاد نہیں بلکہ بہت بعد میں ہوئے ہیں۔ انہیں ہم لقمان ثانی کہہ سکتے ہیں۔ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے۔ ان کا نام لقمان بن عنقا ہے۔ (مروج الذھب للمسعودی جلد اوّل) کتاب امثال میں جس حکیم کا کلام درج ہے اس کا نام اجور بن یاقہ ہے۔ وہ ماسا کے تھے یعنی ایک اسماعیلی قبیلہ میں رہنے والے۔ ماسا حضرت اسماعیلؑ کے بیٹے اور شمالی حجاز کے ایک مقام کا نام ہے۔ اجور بن یاقہ اور لقمان بن عنقا غالباً ایک ہی ہیں۔ عنقا بگڑ کر یاقہ بن گیا۔ واللہ اعلم

نہ پھیرے گا۔ خیرات تمام خطاؤں
اور (روحانی) موت سے بچاتی ہے اور
روح کو اندھیرے کی طرف نہیں جانے
دیتی۔ جس بات سے تجھے نفرت ہے
کہ کوئی تیرے ساتھ کرے تو بھی وہ
دوسرے کے ساتھ نہ کر۔"

صحیفہ احیقار کے بعض اقوال اور تمثیلات کا ذکر قرونِ اولیٰ کے صحیفہ "حکیم بلوہر و بوذآسف" میں بھی ہم پاتے ہیں جو کہ ہندوستان میں لکھا گیا۔

عہدِ عتیق، اناجیل اور حواریوں کے خطوط میں اس حکیم کے بعض اقوال اور تماثیل ملتی ہیں۔ الف لیلہ کے داستان گو نے اس حکیم کے قصہ کو اپنا کر اسے الف لیلوی شخصیت بنا دیا۔

زمانۂ قدیم کا یہ ریفارمر کون تھا؟ جو کہ مشرق و مغرب میں اس درجہ مقبول ہوا۔ اس کی شخصیت پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

قرآن حکیم نے اس ہمہ گیر شخصیت اور ملہم من اللہ کا نام "لقمان" بتایا ہے۔ علماء مغرب اس حکیم کو ایک افسانوی شخصیت سمجھتے ہیں۔ قرآن حکیم نے اسے ایک تاریخی وجود بنایا۔ مشرق و مغرب میں کسی افسانوی شخصیت کا اتنا مقبول ہونا قرینِ قیاس نہیں۔ جس ریفارمر کے احترام اور عقیدت کی جڑیں اتنی دُور تک چلی گئی ہوں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور تاریخ کی عظیم شخصیت۔

علمائے مغرب پہ کیا منحصر ہے، ان میں تو موسیٰ و مسیح کو بھی ایک افسانہ سمجھنے والے [illegible] لقمان کو بھی ایک عالم نے افسانوی وجود کہا ہے۔

قرآن حکیم نے لقمان کا ذکر کر کے اسے تاریخ کی ایک اہم شخصیت کے مرتبہ پر فائز کیا ہے۔ لوگوں نے اس حکیم کی طرف گوناگوں اقوال منسوب کئے اور بعض مشرکانہ باتیں بھی منسوب کی ہیں۔ قرآن حکیم نے اس کے حقیقی اور بنیادی اقوال کی طرف توجہ دلائی ہے۔ زمانہ قدیم میں اس حکیم کے نام پر جو لٹریچر لکھا گیا اس میں لقمان کے قرآنی اقوال کی جھلک ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے اسی حکیم کا ذکر کیا ہے جو کہ مشرق و مغرب میں ایک مقبول ترین شخصیت ہو گزری ہے اور جسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا۔

بائیبل میں لفظ پیالہ بُرے معنوں میں استعمال ہوا ہے

(جناب گیانی واحد حسین صاحب)

۱۔ غضب کا پیالہ۔ (یسعیاہ ۵۱/۱۷)
۲۔ غضب کی مے کا پیالہ۔ (یرمیاہ ۲۵/۱۵)
۳۔ سزا کا پیالہ۔ (یرمیاہ ۴۹/۱۲)
۴۔ قہر کا جام۔ (یسعیاہ ۵۱/۲۲)
۵۔ خداوند کے ہاتھ میں ایک پیالہ ہے جس میں سُرخ مے ہے، وہ ایک ترکیب سے بھرا ہے اس میں سے وہ انڈیلتا ہے مگر اُس کی تلچھٹ کو زمین کے شریر نچوڑیں گے اور پئیں گے (زبور ۷۵/۸)
۶۔ شریروں پر پھندے اور آگ اور گندھک برسائیگا اور لُو ان کے پیالے کا حصّہ ہوگا۔ (زبور ۱۱/۶)
۷۔ سونے کا پیالہ مکروہات یعنی حرامکاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا اُس کے ہاتھ میں تھا۔ (مکاشفہ ۱۷/۴)

اسلام کی ایک عظیم فضیلت

اسلام میں قضاء کا نظام اور اس کا مقام

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ (حدیث نبوی)

"قضاء انجمن پر بھی قاضی ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح)

اسلامی تمدّن اور قضاء

اسلامی شریعت کی جامعیت اور اس کی اکملیت کا ایک درخشندہ ثبوت اسلام کا مقرر کردہ نظام قضاء ہے۔ انسان مدنی الطبع ہونے کے باعث مل کر رہنے پر مجبور ہیں اور جہاں لوگ اکٹھے بستے ہیں ان میں معاملات ہوتے ہیں، وہاں غلط فہمیوں کے باعث بھی اختلافات ہو سکتے ہیں اور بعض دفعہ دانستہ بدمعاملگی کی وجہ سے بھی تنازعات پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ جھگڑے بڑھتے بڑھتے دلوں میں بغض و کینہ پیدا کر دیتے ہیں جس سے اسلام کی پیدا کردہ مودّت و الفت میں رخنہ واقع ہو جاتا ہے اسلئے جہاں اسلام نے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیمات دی ہیں اور عفو و درگزر اور صبر و تحمل کی تلقین کی ہے وہاں اس نے انسانوں کے حقوق کی بھی پوری پوری حفاظت کی ہے اور ہر فرد کو ظلم اور حق تلفی سے مقدور بھر بچانے کے لئے نظام پیش فرمایا ہے۔ اسلام کا نظامِ قضاء اسلامی تمدّن کی بہترین سکیم ہے جس سے جھگڑے طے ہو کر بات ختم ہو جاتی ہے اور انسانی پہنچ کی حد تک مظلوم کی حق رسی ہو جاتی ہے۔

عقیدۂ قیامت کا ایک فائدہ

چونکہ فیصلہ کرنے والے آخر انسان ہیں ممکن ہے کہ پیش کردہ واقعات و شہادت کے بعض پہلو ان کی نظر سے مخفی رہ جائیں یا وہ اپنے اجتہاد میں نادانستہ طور پر غلطی کر جائیں اسلئے یہ امکان مسلّم ہے کہ پہلے قاضی کا فیصلہ نادرست ہونا ممکن ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آخر تک اس غلطی کی تلافی نہ ہو سکے۔ اسلام نے اس کے لئے قیامت پر ایمان اور یومِ آخر کے فیصلہ کا عقیدہ قائم کیا ہے۔ اسلام کے رُو سے ایک دن مقرر ہے جس میں خدائے علّام الغیوب خود بطور قاضی تمام فیصلے فرمائے گا۔ مذاہب کے درمیان بھی حق و باطل کا اعلان فرمائے گا اور ہر ظالم کو اس کے ظلم کا پورا پورا بدلہ دے گا اور مظلوم کی کما حقہٗ داد رسی فرمائے گا۔ اسلام کا یہ عقیدہ

مومنوں کے لئے طمانینت کا موجب ہے۔ اگر دنیا میں تمام آئینی ذرائع اختیار کرنے کے باوجود کسی کے خیال میں اس کا حق اُسے نہیں مل سکا تو وہ پریشان خاطر نہ ہو۔ قیامت کا دن مقرر ہے جب اللہ تعالےٰ خود حقیقی فیصلہ فرما دے گا۔ عقیدۂ قیامت کا یہ بھی ایک فائدہ ہے اور غور کیا جائے تو بہت بڑا فائدہ ہے۔

قضائی فیصلہ میں احتمالِ خطاء کے باوجود تعمیل واجب ہے

اسلام نے اِس احتمال کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ قاضی سے نادرست فیصلہ ہو سکتا ہے خود سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ (بخاری و مسلم)

کہ لوگو! تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو۔ میں خدا نہیں انسان ہی ہوں ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ واضح طور پر اپنی دلیل پیش کر سکے تو میں اس سے سُننے کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں مگر یاد رکھو کہ اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دلانے کا غلط فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میرے فیصلہ کے باوجود دراصل وہ اس کے لئے آگ کا ٹکڑا ہے۔"

اسلام نے اس احتمال کے تسلیم کرنے کے باوجود حکم دیا ہے کہ دنیوی حد تک تنازعات کو آخری قاضی پر جا کر ختم کر دیا جائے اور قضاء کے فیصلہ کی بہرحال تعمیل کی جائے جو لوگ ایسا نہ کریں گے وہ اُمت پر خروج کے مرتکب قرار پائیں گے اور اسلامی نظام کو درہم برہم کرنے والے ٹھہریں گے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (نساء: ۶۵)

بخدا یہ لوگ اُسی وقت مومن قرار پائیں گے جب یہ اپنے تمام جھگڑوں کے بارے میں تجھے حَکَم مان کر تیرے فیصلوں کو کسی قسم کے ذہنی انقباض کے بغیر اور پورے شرح صدر کے ساتھ تسلیم کر لیں گے۔"

پس قضاء کا آخری فیصلہ بہرحال واجب التسلیم ہے اور اس کی تنفیذ لازمی ہے۔ مسلم معاشرہ کے لئے اسے ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

حصولِ انصاف کے لئے اسلامی تعلیم

اللہ تعالیٰ نے اسلامی حکومت اور جماعتِ مومنین کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ لوگوں کے تنازعات کے فیصلہ کے لئے قضاء کے سلسلہ کو جاری کریں۔ نبی اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہونے کی حیثیت میں سب سے بڑا قاضی ہوتا ہے۔ نبی کے

وصال کے بعد خلیفہ کو بھی یہی مقام حاصل ہوتا ہے۔ وہ انتظامیہ کا بھی سربراہ ہوتا ہے اور عدلیہ کا بھی آخری فرد۔ گویا اسلامی نظام کے دونوں شعبے نبی اور خلیفہ کے وجود میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے نیچے عموماً قاضی علیحدہ ہوتے ہیں اور انتظامیہ کے عہدہ دار الگ۔ اور یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے تا لوگوں کو عدل کے حصول میں کسی قسم کی دقت پیدا نہ ہو۔ عدل کا قائم کرنا نبی اور خلیفہ کا اوّلین فرض ہے۔ حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَادَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (ص: ۲۱) اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ مقرر کیا ہے تو لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے کر۔" اسلامی نظام میں صاحبِ اقتدار لوگوں کو حکم دیا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (نساء: ۵۷) کہ جب تم لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف پر مبنی ہونا چاہیئے۔

اسلام نے جہاں پر یہ تاکید فرمائی ہے کہ مسلمان حکمران رعایا کے درمیان عدل قائم کریں وہاں پر اس نے قضاء کے نظام کو بالکل آزاد اور انتظامیہ سے بالا رکھا ہے۔ قُضاۃ کو اسلام نے نہایت سختی سے پابند فرمایا ہے کہ وہ بے رُو رعایت فیصلہ کریں۔ حدیث نبوی میں جنبہ داری کرنے والے قاضی کو جہنم کا مستحق قرار دیا ہے (ابن ماجہ) اسلام نے رشوت کے دروازہ کو بند کر کے قیام عدل کی بنیاد کو مستحکم کیا ہے۔ پھر گواہی کے لئے اسلام کا نظام بھی ایسا جامع اور مؤثر ہے جس سے قیام عدل میں زبردست مدد ملتی ہے۔ گواہوں کو تلقین کی گئی ہے کہ ہر حال میں سچی شہادت دیں۔ نہ رشتہ داری کا لحاظ کریں اور نہ ہی کسی کے امیر یا غریب ہونے کا خیال کریں بلکہ جو واقعہ ہو صاف اور بے لاگ بیان کر دیں۔ (سورہ نساء: ۱۳۵) غرض اسلامی نظام میں حصولِ انصاف کا پورا پورا انتظام کیا گیا ہے۔

قضاء تمدنی طور پر انسانی مساوات کا مظہر ہے

اسلام انسانی مساوات کا علمبردار ہے۔ اس کے نزدیک سب انسان انسانیت کے لحاظ سے برابر اور یکساں ہیں۔ اسلام کے اس نظریہ کا نمایاں اظہار ایک تو نماز و حج ایسی عبادات میں ہوتا ہے دوسرے قضاء کے سامنے ہوتا ہے۔ قاضی زمین پر اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ کے ساتھ یکساں سلوک کرے ہاں عدل و انصاف کے لحاظ سے جو مظلوم ہو اس کا حق اُسے دلائے۔ اسلامی قضاء میں ہر شخص اپنے حق کے حصول کے لئے ہر شخص پر دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہے بعض دفعہ مسلمانوں نے وقت کے بادشاہوں اور خلفاء پر بھی قضاء میں دعوے کئے ہیں اور نیک دل بادشاہ اور خلیفہ مدعی کے مقابل یکساں حیثیت میں اسلامی قضاء میں پیش ہوتے رہے ہیں۔ اسلام کے اس زرّیں عہد کی اتنی شاندار روایات ہیں جن پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ ہم اس جگہ اس مساوات کے پہلو کے سلسلہ میں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس خط کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں جو آپ نے حضرت ابوموسیٰ

اشعری کو قاضی مقرر کرتے ہوئے تحریر فرمایا لکھتے ہیں:۔

امّا بعد فانّ القضاء فریضۃ محکمۃ وسنّۃ متّبعۃ فافھم اذا ادلی الیک فانّہ لا ینفع تکلّم بحق لا نفاد لہ آس الناس فی مجلسک وفی وجھک وقضائک حتّٰی لا یطمع شریف فی حیفک ولا ییأس ضعیف من عدلک۔

کہ قضاء ایک محکم فرض ہے اور قابلِ اتباع سُنّت ہے۔ جب آپ کے پاس کوئی معاملہ آئے تو خوب غور سے فیصلہ کریں اور یاد رکھیں کہ سچا فیصلہ تب ہی نفع دیتا ہے جب اس کی تنفیذ بھی ہو جائے اپنی مجلس اور توجہ اور فیصلہ کرنے کے لحاظ سے لوگوں میں ایسی مساوات قائم رکھیں کہ کسی با عزّت آدمی کو آپ کے ظلم کی توقع نہ ہو اور کوئی معمولی آدمی آپ کے عدل سے مایوس نہ ہو جائے۔"

پھر ہم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات سے دو اقتباس بھی جو انجمن کے افسروں کے تعلق میں ہیں درج کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

(۱) "تمام افسروں کے خلاف اگر ذاتی معاملات ہوں تو بھی، اور اگر اپنے فرائض کی ادائیگی سے باہر جائیں تو بھی، سوائے اس صورت کے کہ جھگڑا کسی دفتری کام کے متعلق اسی دفتر کے آدمی سے ہو اور مالی سے تعلق نہ رکھتا ہو، ہر قسم کے **مقدمات قاضی سن سکتے ہیں۔** لوگوں کو ان کا حق ملنا چاہیئے اور ہر شخص کو اپنی جگہ پر کھڑا ہونا چاہیئے۔"

(ارشاد مؤرخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

(۲) "صدر انجمن احمدیہ جو فیصلہ کرے وہ مجاز ہے۔ اگر اعتراض ہو تو قضاء میں دعویٰ کریں۔ **قضاء انجمن پر بھی قاضی ہے۔** قضاء کی اپیل میرے پاس آتی ہے۔"

(ارشاد مؤرخہ ۲۲ر جون ۱۹۵۸ء)

پس قضاء کے نظام اور اس کے مقام کے بارے میں اسلام کی پیش کردہ یہ رُوح ہے۔ قضاء زمین پر الٰہی منشاء کے نفاذ کی ذمہ وار ہے اور اس کے ذریعہ دعویٰ حد تک تنازعات کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اہلِ ایمان کا فرض ہے کہ قضاء کا دلی احترام کریں اور آخری فیصلہ خواہ اپنے خلاف بھی ہو جائے اُسے شرح صدر سے قبول کریں۔ تا جماعت کا اتحاد قائم رہے اور اسلامی نظام کی برتری ظاہر ہو۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین ٭

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند اصحاب

ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں!

- گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون ۶۲۶۱۸
- سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور
- لائلپور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائلپور۔ فون ۳۸۰۸

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے!

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے!

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق

حَبّ اٹھرا رجسٹرڈ

مکمّل کورس پونے چودہ روپے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
قیمت دو اونس چھ روپے

حَبّ مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت خوراک ایکماہ ۳ روپے

زد جام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۴ روپے

زرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرّب دوا
قیمت فی کورس ۹ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

"الفردوس"

۸۵- انارکلی- لاہور

رشید آئل کلرز

بلحاظ

خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت

دُنیا بھر میں

بہترین ہیں!

اپنے شہر کے ڈیلر سے

طلب فرمائیں!

رشید اینڈ برادرز

ٹرنک بازار سیالکوٹ

مکتبۃ الفرقان کی مفید کتابیں

مندرجہ ذیل کتب کے علاوہ مکتبہ الفرقان کے ذریعہ آپ جماعت احمدیہ کی ہر کتاب طلب فرما سکتے ہیں۔ کسی کتاب کے نایاب ہونے کی صورت میں آپکو اطلاع دی جائیگی۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

کتاب	قیمت
• حیاتِ طیبہ (سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ)	۶—۰۰
• حیاتِ نور (سوانح حضرت مولانا نور الدینؓ)	۱۰—۰۰
• تحریری مناظرہ (عیسائیوں سے)	۱—۵۰
• کلمۃ الحق (تحریری مناظرہ)	۰—۷۵
• مباحثہ مصر (اردو)	۰—۶۲
• 〃 〃 (انگریزی)	۱—۲۵
• القول المبین (ختم نبوت پر لاجواب کتاب)	۲—۰۰
• احکام القرآن	۳—۵۰
• مذہب کے نام پر خون (اعلیٰ کاغذ)	۱—۷۵
• 〃 〃 〃 (اخباری کاغذ)	۱—۵۰
• دردو درماں (فارسی منظوم)	۱—۲۵
• قولِ بلیغ (اعتراضات کے جوابات)	۱—۵۰
• موجودہ عیسائیت کا تعارف	۰—۱۲
• عیسائیت نمبر الفرقان	۰—۲۵
• فلسفہ امامت نمبر الفرقان	۰—۲۵
• حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر الفرقان	۱—۰۰
• حضرت میر محمد اسحاق نمبر الفرقان	۱—۵۰
• درویشانِ قادیان نمبر الفرقان	۲—۵۰
• حضرت قمر الانبیاء نمبر الفرقان	۲—۰۰
• خلافتِ حقہ	۰—۵۰
• اسلام پر ایک نظر	۰—۶۲
• حضرت مسیح کشمیر میں	۱—۵۰
• انعاماتِ خداوند کریم	۳—۰۰
• زندہ خدا کے زندہ ثبوت	۰—۵۰
• ظہور احمد موعود	۱—۵۰
• فقہ احمدیہ (شمع حرم مع قندیل حرم)	۲—۰۰
• جاء الحق	۰—۵۰
• شہداء الحق	۱—۰۰
• نور احمد	۰—۳۱
• روحِ اسلام یا نعمتِ الہام	۰—۱۲
• حقیقۃ الشہادتین	۰—۵۰
• حیاتِ قدسی	۱—۰۰
• پاکستان کے گوردوارے	۰—۷۵
• ہمارا آقا — مجلد	۲—۰۰
غیر مجلد	۱—۵۰

تحریکِ جدید آپ کی محبوب تحریک ہے

کیونکہ

اس کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام ہو رہی ہے

ماہنامہ تحریکِ جدید

آپ کا محبوب ماہنامہ ہے کیونکہ یہ آپ کو بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کی تفاصیل سے آگاہ کرتا ہے۔

سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ یعنی دو آنے فی کاپی!

اسے خود بھی پڑھیئے اور دوسروں کو بھی پڑھائیے۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

وصایا

ضروری نوٹ: (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اطلاع شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مثل ۱۷۸۴۴ میں کریم احمد نعیم ولد ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اسوقت بصورت ملازمت ۵۰۰/- روپے ماہوار ہے میں اپنی آمدنی کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ماہوار آمدنی کا حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کریم احمد نعیم پیسلین کمیکٹری ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی داؤد خیل ضلع میانوالی۔ گواہ شد ڈاکٹر حشمت اللہ خان (والد موصی) گواہ شد ڈاکٹر محمد احمد خان (برادر موصی)۔

مثل ۱۷۸۵۰ میں مرزا محمد کریم ولد مرزا محمد حسین صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوہ مری ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پکا نمبر P-87-A مری پورہ راولپنڈی رقبہ ۹ مرلے صرف جو ہمارے والد صاحب کے نام ہے ہم سب بہن بھائیوں کے نام ہونیوالا ہے اسکی قیمت اندازاً ۴۰ ہزار روپیہ ہے میرے حصہ میں جتنا حصہ آئیگا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۲۰۴/- روپے ماہانہ ہے میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ نیز آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔ العبد مرزا محمد کریم کلرک گورنمنٹ کالج مری۔ گواہ شد مرزا مشتاق احمد ابن مرزا عبدالحق صاحب۔ گواہ شد انعام الحق۔

مثل ۱۷۸۵۲ میں فلائٹ لیفٹیننٹ محمد سلیمان مبشر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ العبد محمد سلیمان مبشر۔ گواہ شد چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب۔ گواہ شد محمد خلیق عالم فاروقی۔

مثل ۱۷۸۶۵ میں منیر احمد نواز ولد چوہدری شاہنواز صاحب قوم بلون جٹ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن A-37 محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ میری زرعی اراضی چار سو ایکڑ واقع نواز آباد فارم نزدیک سلطان آباد ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر میں ہے جسکی قیمت اسوقت دو لاکھ روپیہ (200000) ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں طالبعلم ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے ۵۰۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد منیر احمد نواز ۷ مئی ۱۹۶۵ء۔ گواہ شد نسیم احمد خلیل ولد مرزا احمد ۱۶۴ ای بلاک ۲ P.E.C.H.S. کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۷۸۶۹ میں میر احمد خان ولد یار احمد خان قوم لکانی بلوچ پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چاہ گل گھوٹو معروف احمد پور لکانی جکھڑ امام شاہ ضلع ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائداد میں سے صرف ایک گائے معہ بچھڑا ہے جسکی قیمت ۲۴۶/- روپے ہے۔ نیز میری جائداد غیر منقولہ میں زرعی اراضی پانچ ایکڑ بمقام چاہ سلیس الا موضع جکھڑ امام شاہ دو حصہ ہے جسکی بازاری قیمت مبلغ دو صد و سہ تی بیگھ ہے یعنی کل قیمت مبلغ دو ہزار

2000.00 روپیہ ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میں نے اپنی یہ
زمین کاشت پر اپنے لڑکے کو دی ہوئی ہے اس سے جو محصول آئیگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ
سالانہ ادا کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں میں آجکل پرچون کی دکان کرتا ہوں جس سے مبلغ
بیس روپے ماہوار آمد ہوتی ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔
براہ کرم میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جاوے۔ اگر میں یا میرے ورثا حصہ
جائداد کی ادائیگی نہ کر سکیں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جاوے۔ ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم۔ دستخط وصیت کنندہ مرید احمد بقلم خود۔ تحریر کنندہ
طالب علم غلام مصطفےٰ بستی احمد پور۔ گواہ شد محمد اعظم بقلم خود بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازیخان
گواہ شد فیض احمد بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

مثل نمبر ۱۷۸۷۰ میں ملک محمد سلیم ولد ملک احمد بخش صاحب قوم ملک جوئیہ پیشہ
طالبعلم عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۱۱/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا
گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں واقف زندگی ہوں مجھے اسوقت نوے روپے ماہوار
الاؤنس ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر
بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ۱۱/۵/۶۵ سے منظور فرمائی جاوے
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ملک محمد سلیم بقلم خود ابن
ملک احمد بخش صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۱/۵/۶۵۔ گواہ شد ملک مبارک احمد لیکچرار جامعہ احمدیہ
۱۱/۵/۶۵۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ ۱۱/۵/۶۵۔

مثل نمبر ۱۷۸۷۲ میں محمد علی ولد مولا بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکار عمر ۴۶ سال
تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چک ۹۲ لاٹھیانوالہ ڈاکخانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور
بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۹/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ
جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زرعی زمین سوا تین کیلہ واقع
چک ۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور جسکی موجودہ قیمت دس ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد
کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی
اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت
حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر ہے میں اسوقت
چیئرمین یونین کونسل ہوں مجھے سالانہ پانصد روپیہ گورنمنٹ پاکستان سے ملتا ہے میں
تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد علی بقلم خود
ولد چوہدری مولا بخش سکنہ چک ۹۲ ر ب ضلع لائلپور ۹/۴/۶۵۔ گواہ شد رحیم بخش ولد علم الدین
پریذیڈنٹ چک ۹۲ ر ب ۹/۴/۶۵۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۹/۴/۶۵۔

مثل نمبر ۱۷۸۵۳ میں محمد ابراہیم ولد میاں قادر بخش مرحوم قوم شیخ پیشہ مزدوری
عمر تقریباً ساٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و
حواس آج بتاریخ ۲۳/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ میرے بچوں کی امداد پر ہے
علاوہ ازیں میں تقریباً پچاس روپے ماہوار مزدوری سے کما لیتا ہوں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہونگا۔ میری جائداد اسوقت ایک کنال رقبہ پلاٹ نمبر ۲۶ بلاک نمبر ۸ نزد مسجد
دارالنصر غربی ربوہ جسکی قیمت مبلغ ایک ہزار پچاس روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں
تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہو۔ العبد نشان انگوٹھا
محمد ابراہیم ولد میاں قادر بخش صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ ۲۳/۵/۶۵ گواہ شد ولایت خان
سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ ۲۳/۵/۶۵۔ گواہ شد راقم الحروف فیروز الدین بشیر انسپکٹر
تحریک جدید ربوہ ۲۳/۵/۶۵۔

مثل نمبر ۱۷۸۷۴ میں اللہ دتہ ولد قیصر خان قوم رند بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال
پیدائشی احمدی ساکن بستی رنداں ڈاکخانہ حاجی کمال ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی
نہیں اگر زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور
اسکے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد منقولہ یا
غیر منقولہ ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرا
گزارہ ماہوار بصورت ملازمت مبلغ ۶۵/- روپے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا
جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا میری وصیت کا نفاذ
تاریخ تحریر سے ہوگا۔ العبد نشان انگوٹھا اللہ دتہ کارکن مددگار پرائمری گرلز
سکول ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم ونس انسپکٹر وصایا ربوہ۔ گواہ شد امام علی ولد
محمد خان دکاندار محلہ دارالبرکات ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۸۷۵ میں بشیر احمد ایڈووکیٹ ولد چوہدری احمد الدین صاحب

قوم جٹ وڑائچ پیشہ وکالت عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی گجرات شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ غیر منقولہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ایک عدد مکان پختہ محلہ رنگپورہ واقع شہر گجرات قیمت تقریباً /۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپیہ (۲) ۲۵ بیگھہ اراضی نہری حقوق دخیل کاری واقعہ رقبہ چک ۴۲ تحصیل پھالیہ موجودہ قیمت تقریباً /۱۵۰۰۰ پندرہ ہزار روپے (۳) ۲۰ بیگھے اراضی بارانی واقعہ رقبہ موضع جوکنا نوالی تحصیل گجرات موجودہ قیمت تقریباً /۸۰۰۰ آٹھ ہزار روپے (۴) ۱۲ بیگھے اراضی چاہی واقعہ شادیوال بطرف اجو کے تحصیل گجرات موجودہ قیمت تقریباً /۸۰۰۰ آٹھ ہزار روپے (۵) ۸۰ بیگھہ اراضی زیر عمل برد برآمد دریائے چناب واقعہ رقبہ موضع گورایہ تحصیل گجرات موجودہ قیمت تقریباً /۹۰۰۰ نو ہزار روپے۔ مندرجہ بالا جائداد غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد بصورت پریکٹس وکالت تقریباً /۲۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد بشیر احمد بقلم خود ۲۴-۱۲-۶۲ گواہ شد ڈاکٹر اعظم علی خان ناظم انصار اللہ ضلع گجرات۔ گواہ شد مبشر احمد ولد بشیر احمد امیر جماعت گجرات۔

مثل نمبر ۱۷۸۸۱ میں شیخ ضیاء الحق ولد شیخ فضل الحق صاحب مرحوم قوم شیخ کالو گو پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ۲/۷ لیاقت آباد کراچی ۱۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ میرا ایک مکان دار الرحمت شرقی ربوہ میں ایک کنال زمین پر ہے اسکی قیمت اسوقت تیس ہزار روپیہ ہے یہ میری واحد ملکیت ہے جس میں میرے اہل وعیال رہتے ہیں اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ بارہ صد روپیہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ... ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ ضیاء الحق بقلم خود۔ گواہ شد فضل الرحمٰن ولد حکیم علی احمد صاحب مرحوم پریذیڈنٹ حلقہ لیاقت آباد کراچی۔ گواہ شد: رشیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۸۸۲ میں محمد رشید ولد عطاء ربی قوم سلہری جٹ پیشہ حکمت عمر تقریباً ۷۰ سال پیدائشی احمدی صحابی ۱۹۰۶ء ساکن گھنو کے ججہ ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۴-۶۴ مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ کاروبار میرے لڑکے کرتے ہیں۔ میری آنکھوں کی بصارت نہ ہونے کی بنا پر میں کوئی خاص آمد پیدا نہیں کر سکتا البتہ پیشہ حکمت سے کچھ نہ کچھ اندازاً /۲۵ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے جو آمد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ ربوہ میں میری غیر منقولہ جائداد امر کے واقع دار النصر ہے میرے پلاٹ کا نمبر ۱۸۶ ہے اس پلاٹ کی قیمت خرید یکصد روپیہ ہے میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اسکے علاوہ میری منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کرتا رہونگا اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد رشید بقلم خود صدر جماعت احمدیہ گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ ۱۸-۴-۶۴ گواہ شد محمد عیسٰے ظفر احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد خورشید احمد بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ۔

مثل نمبر ۱۷۸۸۴ لطف الرحمٰن محمود ولد عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت /۱۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں آمد میں کمی بیشی کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے جاری کی جائے۔ العبد لطف الرحمٰن محمود دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد عطاء الرحمٰن پروفیسر نرگس تعلیم الاسلام کالج ربوہ والد موصی۔ گواہ شد محمد اعظم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۸۸۵ میں راشد محمد مسیتی ولد غلام محمد صاحب قوم ... پیشہ ملا...

عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۶۵ ۔ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۱۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد رشید محمد سیفی بنگلہ ۱۱۶ ولزلے روڈ کوئٹہ مستقل پتہ محلہ دار الصدر غربی الف کوٹھی ۱۲/۳ ربوہ ۔ گواہ شد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ۔ گواہ شد محمد احمد سٹور مین آرڈیننس ڈپو کوئٹہ ۔

مثل ۱۷۸۸۶ میں مرزا لطف الرحمٰن ولد مرزا برکت علی صاحب قوم مسلمان احمدی پیشہ خدمت اسلام عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹/۶ ۔ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمد جون ۱۹۵۹ء میں سترہ پونڈ (انگریزی سکہ) تھی اور اسوقت سے اپنی آمد کا حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتا رہا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کرتا رہونگا ۔ نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت جون ۱۹۵۹ء سے منظور فرمائی جائے ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد مرزا لطف الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۔ گواہ شد مرزا رفیع احمد ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۔

مثل ۱۷۸۹۱ میں محمد عبداللہ شاہ ولد چراغ شاہ قوم قریشی پیشہ مکاندار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۵ ۔ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے ۔ ایک مکان پختہ واقع مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور ۔ اس مکان کا رقبہ تقریباً دو مرلے ہے موجودہ قیمت دو ہزار ہے ۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ۔ میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے میرے لڑکے کی طرف سے تیس روپے ماہوار بطور گزارہ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد محمد عبداللہ شاہ ولد چراغ شاہ مہدی محلہ چراغ منزل گوجرہ ضلع لائلپور ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۔ گواہ شد محمد ظفر اللہ شاہ ولد عبداللہ شاہ ۳/۶۵ ۔ ۲۱ ۔

مثل ۱۷۸۹۲ میں محمد اسلم چوہان ولد اللہ لوک چوہان قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نارڑ ڈاکخانہ کوٹلی باوا فقیر چند ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں اسلئے میرا گزارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۱۲۵ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا نیز میری وفات پر جو جائداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد محمد اسلم چوہان معرفت منیر احمد چوہان اوورسیر وائلڈ اسٹیبلشمنٹ آرگنائزیشن ٹاؤن سرکل میرپور آزاد کشمیر ۔ گواہ شد عبد اللطیف ولد مولوی محمد منشی خان صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد ناصر علی صدر جماعت احمدیہ میرپور ۔

مثل ۱۷۸۹۴ میں سید رفیق ولد سید باغ علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن معین الدین پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶۵ ۔ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو مبلغ -/۱۵۵ روپے ماہانہ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد سید رفیق بمقام معین الدین ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات ۔ گواہ شد اکبر علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنگ جنوبی ساکن خانوالی ضلع گجرات ۔ گواہ شد حیات محمد ساکن گوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ ۔

مثل ۱۷۸۹۶ میں مرزا سعید احمد ولد شیخ امیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی قدیر آباد ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۵ ۔ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر

متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ العبد مدثر سعید احمد مکان نمبر ۱۰۶۴ وارڈ نمبر ۹ قادر آباد ملتان۔ گواہ شد لعل خان چوہان ۲۰ سی ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور گواہ شد حفیظ اللہ حیدرانی ۲۰ علی مردان ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

مثل نمبر ۱۷۸۹۷ میں محمد اسلم قریشی شاہد ولد قریشی محمد احسن صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۳۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز ربوہ کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔ العبد محمد اسلم قریشی شاہد دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۸-۷-۶۵۔ گواہ شد قاضی عبد الرحمٰن سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ ۱۸-۷-۶۵۔ گواہ شد عبد الرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ ۱۸-۷-۶۵۔

مثل نمبر ۱۷۸۹۹ میں محمد اسلم ولد مکھن صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن موہڑہ کھڑپال ڈاکخانہ کھلاب ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۵-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ملازمت پر ہے جو اسوقت ماہوار -/۱۲۵ روپیہ ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ العبد محمد اسلم ولد چوہدری مکھن صاحب۔ گواہ شد سید لال شاہ ولد شیر شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کرمیورہ۔ گواہ شد سید سعید احمد ولد لعل شاہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۰ میں ملک غلام محمد ولد کالا خان صاحب قوم ہرل ملک پیشہ پھیری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۵-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی بھی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو معمولی دکانداری سے -/۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا ملک غلام محمد مذکور۔ گواہ شد ماسٹر غلام محمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔ گواہ شد رشید احمد قمر ولد ماسٹر غلام محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۱ میں خیر الدین ولد گھسیٹے خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد خیر الدین ولد گھسیٹے خان صاحب معرفت بھان علی سگریٹ ایجنسی کمیٹی بازار سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد عبد اللہ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔ گواہ شد چوہدری فقیر الدین مربی جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۳ میں منصور احمد ولد ملک عبد المالک صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۴-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا تازیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ملک منصور احمد ولد ملک عبد المالک صاحب مکان نمبر 19-A/6 محمد نگر لاہور گواہ شد ملک فضل کریم صدر حلقہ محمد نگر لاہور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۵ میں محمد اسماعیل ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع دار الیمن شرقی رقبہ دس مرلے اندازاً مالیتی دو ہزار روپیہ۔ ڈیڑھ گھماؤں زمین اراضی زرعی نمبر [illegible] واقعہ چک ۵۰۹ چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ اندازاً مالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس

۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۴۶ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ والسلام محمد اسمٰعیل ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۱۴/۴/۶۴۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد سید محمد لطیف ...

مثل نمبر ۱۷۹۰۶ میں ملک محمد خان ولد ملک گل محمد صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ایک پختہ مکان قریباً ایک کنال واقعہ دارالیمن ربوہ اور سفید زمین ایک کنال واقعہ دارالیمن ربوہ جس کی موجودہ قیمت تقریباً پانچ ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ چھیاسی روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد محمد خان دارالیمن ربوہ ۶/۴/۶۴۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل عثمانی معلم وقف جدید دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد محمد سراج الدین دارالیمن ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۵ میں عبد الحلیم ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم گجر پیشہ مدرس عمر تیئیس ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں لہذا میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۲۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبد الحلیم مدرس فضل عمر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد۔ گواہ شد محمد صدیق ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول بشیر آباد۔ گواہ شد حاجی محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر احمدیہ ہائی سکول بشیر آباد۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۹ میں منظور احمد ولد میاں محمد عبد اللہ صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ عارضی ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت صرف چھ صد روپیہ نقد موجود ہے جو میری ملکیت ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں [illegible]

اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت تقریباً ۹۰ (نوے روپے) ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منظور احمد ولد میاں محمد عبد اللہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقلم خود منظور احمد جنجوعہ۔ گواہ شد بقلم خود محمد افضل سپروائزر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ۷/۵/۶۴۔ گواہ شد بقلم خود مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۱۰ میں محمد ابراہیم ولد میاں محمد اکبر قوم کھوکھر ساکن محلہ دار الصدر ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت مبلغ پانچ ہزار روپیہ نقدی کی صورت میں ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری گزر اوقات بچوں کے ذمہ ہے وہی مجھے روٹی کپڑا دیتے ہیں اسلئے اسوقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد ابراہیم ولد محمد اکبر بقلم خود معرفت استاذی صاحبزادہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ حال گورنمنٹ کوارٹر 3-H تحصیل روڈ لاہور ۲۶/۴/۶۴۔ گواہ شد عزیز احمد ولد میاں سلطان احمد صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد عبد الرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۲۶/۴/۶۴۔

مثل نمبر ۱۷۹۱۲ میں ولی محمد ورک ولد غلام محمد صاحب ورک قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ہوڈ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) زرعی زمین بائیس بیگھے واقع سعد اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات مالیتی پانچ ہزار روپے (۲) ایک مکان خام واقع سعد اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات مالیتی ایک ہزار روپیہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی (۳) لیکن میرا گزارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۹۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم [illegible]

تو میری وصیت منسوخ کر دی جائے۔ العبد ولی محمد بقلم خود مُد حلقہ وحدت کالونی
گواہ شد عبدالرشید بقلم خود زعیم حلقہ وحدت کالونی لاہور۔ گواہ شد عبدالکریم دانا
سیکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی کوارٹرز ۲۷-۷-۴

مثل نمبر ۱۷۹۱۵ میں مرزا لیسین بیگ ولد مرزا عبداللہ بیگ قوم مغل برلاس پیشہ
خادم مسجد احمدیہ عمرہ ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن سیالکوٹ شہر ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲ حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں منقولہ جائداد ایک ہزار ۱۰۰۰/-
روپے نقد جو کہ مکان فروخت شدہ کی قیمت سے بقایا میرے پاس ہے اور اسپر گزارہ
ماہوار مبلغ ۵۰/- روپے ہے میں مندرجہ بالا جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اسکے بھی
۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی اور اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز میرے
مرنیکے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ کرتا ہوں میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی تازیست جو بھی آمد
ہوگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ العبد بقلم خود مرزا
لیسین بیگ خادم مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر گواہ شد غلام محمد ولد مولوی غلام رسول
مرحوم جانگڑیاں حال مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر گواہ شد محمد ابراہیم بکر وصایا حال سیالکوٹ شہر

مثل نمبر ۱۷۹۱۷ میں لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد بٹالوی قوم ککے زئی پیشہ
تعلیم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت
کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار وظیفہ پر ہے جو اسوقت چالیس روپے ہے جس سے میں اپنے
تعلیمی خراجات پورے کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ
صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ
ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ملک لئیق احمد طاہر
دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد شیخ فضل احمد والد موصی۔ گواہ شد فضل احمد نائب ناظم

مثل نمبر ۱۷۹۱۹ میں غلام محمد ولد میاں جلندہ صاحب قوم سنجو پیشہ بیکار عمر ۷۵ سال پیشہ
بیکار عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع رام پورہ ڈاکخانہ مانا پور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں صرف
ایک گائے میرے بیٹے نے مجھے گزارہ کیلئے دی ہوئی ہے جسکی قیمت اندازاً تین صد روپیہ ہے
میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد
پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسوقت
مجھے میرے لڑکے کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار بطور گزارہ ملتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنیکے بعد میری جو جائداد ثابت ہو
اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت
السمیع العلیم۔ العبد غلام محمد بقلم خود معرفت ماسٹر شریف احمد صاحب موضع رام پورہ ڈاکخانہ
مانا پور ضلع لاہور۔ گواہ شد مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد خدا بخش عاملہ سیکرٹری
امور عامہ جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر۔

مثل نمبر ۱۷۹۲۱ میں رونق احمد ابن میاں عباس احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ طالبعلم
عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۰
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے
مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل
خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد
جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت
آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد رونق احمد
ولد میاں عباس احمد خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر
وصایا۔ گواہ شد عباس احمد خان والد موصی۔

مثل نمبر ۱۷۹۲۲ میں جعفر احمد خان ولد میاں عباس احمد خان صاحب قوم پٹھان عمر ۱۶ سال
پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۰ حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے
ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا
جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ
وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا جعفر احمد خان ابن میاں عباس احمد
خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد میاں
عباس احمد خان ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔

مثل نمبر ۱۷۹۲۳ میں فتح خان ولد بڈھے خان صاحب قوم ٹوانہ پیشہ زمینداری عمر
۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن چک جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد
حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اسکے سوا میری اور کوئی آمد نہیں ہے (۱) زمین زرعی
۲۲۵/-
واقع چک جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی ساڑھے بائیس ہزار (۲) حصّی جائداد زرعی میں

اٹیشن [illegible] ضلع گجرات مالیتی ساڑھے پندرہ ہزار روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو سکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فتح خان ٹھیکیدار [illegible] جنوبی۔ گواہ شد نصیر احمد بقلم خود پسر موصی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل ۱۷۹۲۴ میں مولا بخش ولد فضل احمد صاحب قوم آوان پیشہ بیکاری عمر تقریباً ۱۰۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن بھیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولی جائداد صرف ایک رہائشی [illegible] کرم ہے جسکی قیمت اندازاً ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں بوجہ پیری ضعیفی کے کوئی کام نہیں کر سکتا البتہ میری ماہوار آمدنی پنشن فوجی مبلغ بیس روپے ماہوار ہے نیز مجھے لڑکوں کی طرف سے ۱۰ روپے ماہوار بطور گزارہ ملتا ہے میں اس کل آمدنی ۳۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد مولا بخش ولد فضل احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد فضل الرحمن سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ بھیرہ۔ گواہ شد غلام سرور ملک ابو الیسر پسر موصی۔

مثل ۱۷۹۲۵ میں نعیم رشید ولد محمد ابو رشید صاحب قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن F/799 سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میری ماہوار آمدنی مبلغ ۱۰ روپے جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ العبد نعیم رشید ولد محمد ابو رشید F/799 سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ گواہ شد محمد ابو رشید والد موصی۔ گواہ شد رحیم بخش ولد گوہر الدین صاحب سیکرٹری مال مرکزی جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

مثل ۱۷۹۲۶ میں محمد اسلم امتیاز ولد صوفی محمد الدین صاحب قوم اعوان بھٹی پیشہ ملازمت و طالبعلمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ڈی ۱ چارجی یارڈ ریلوے اسٹیشن

کراچی ۵ ضلع کراچی میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۰۰/- روپے (دو صد روپے) ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر سے داخل کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ میں تعلیم بھی حاصل کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ایم۔ اے امتیاز بقلم خود۔ گواہ شد بشیر الدین عباسی ولد امین الدین صاحب عباسی ۲۱/سی۔ ایریا لیاقت آباد کراچی ۱۹۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۷۹۲۲ میں محمد یعقوب ولد علی محمد قوم جٹ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸۲۹/۲ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میں طالبعلم ہوں مجھے ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ میرے والد بزرگوار سے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲ جون ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد سید سخاوت علی شاہ ولد سید اصغر علی شاہ سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی ۲۵۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

Monthly **"AL-FURQAN"** *Rabwah*

NOVEMBER 1965 **REGD. NO. L 5708**

ماہ دسمبر کا رسالہ اگلی جلد میں جنوری 66ء کا شمار

★ ترتیب ★

صفحات

* الجہاد ثم الجہاد ۱
* ہمارے نزدیک قرآن مجید کی کوئی آئت منسوخ نہیں (پادری صاحب کے سوال کا جواب) ۹
* قومی اتحاد کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چند بنیادی ہدایات ۱۱
* حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ۱۲
* شذرات ۱۳
* غزوۃ الہند اور مسلمانان پاکستان کی ذمہ واری ۱۴
* کاروان اسلام (نظم) ۱۹
* مژدۂ فتح مبین (نظم) ۲۰
* ''شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی،، ۲۲
* جو بات بت کدے سے چلی خام ہوگئی (نظم) ۲۴
* ہم رب محمد کو شب بھر رو رو کے پکارا کرتے ہیں (نظم) ۲۵
* حکمت لقمان (خاص مقالہ) ۲۶
* اسلام میں قضاء کا نظام اور اس کا مقام ۳۴

نوٹ۔ ماہنامہ الفرقان ہر مہینے کی دس تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔